

اغراض و مقام

اشاعت کرنا۔

۱۲، سلامانہ علیہ السلام مفتون کی خواص
دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

۱۳، گورنمنٹ اور سلامانہ کے بھی تعلقات
کی تکمیل ادا کرنا۔

قواعد و قوانین ایضاً

۱۴، قیمت بہر حال بھی آئی جائے۔

۱۵، جواب کیلئے جو بھی کاہدیاں لیکت آئیں جائے۔

۱۶، معافیں اور سایر اپنے صفات درج ہوں گے
کہ اتنا پسند گھوولیک آئے ہوں گے۔

۱۷، ٹیکس مراسلات نوٹ نیجاں بیکارہ ہو گز
والپس نہ ہو گا۔

۱۸، بیرٹک و اک اور خطر و خطرہ والپس ہوں گے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِحَمْدِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
البayan
(النَّجَابَ)
أَخْبَارُ الْمُؤْمِنِ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سالانہ میں
دو ساد جائیروں ایمان سے ہے۔

عام فریاد ایمان سے ہے۔ صدر
ششماہی یعنی

مالک غیر سے سالانہ مائیں

أجرت اشتہارات

فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

خط و کتابت دار سال زربا مفہوم
اخبار الحدیث امرت سر ہوئی چاہے۔

مالک اخبار

مولانا ابوالوفاء شاداللہ (مولوی فاضل)

بیان ایڈیشن ۱۹۲۹ء نمبر ۱۳۱

<p

اس میں آنحضرتؐ کے لام اور بین اوصاف ذکر
گئے اچالی پیشگوئی بتائی گئی ہے۔ اسی طرح آپؐ کی
بایت کتاب استثناء باب ۱۵ میں بغیر نام ذکر کروز کے
صرف اوصاف پر اکتفا کر سے پیشگوئی مذکور ہے۔ جنابؐ دو
اس طرح سے

(١٨) حالی ای ب قد احسنواق مانکلروا
(١٩) اقیملهم نبیا من و سط اخو هم مثلث و ای جل
کلامی فی ضمہ فی کلهم بكل حما و صمیه به -

١٩٣) دیکوت ان الـ انسان الـ تـعـالـیـ يـسـمـمـ بـلـوـى
الـذـى يـتـكـلـمـ بـهـ يـاسـمـيـ اـنـاـ اـطـالـبـهـ .

یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم سے خطاب
کر کے فرماتے ہیں کہ عناوین جس نے مجھے کہا تاہم تو
لئے جو کچھ کہا سوا احتمال کہا۔ میں ان کیلئے ان کے
بجا ہیوں میں سے تجھساً ایک بنی ہر بیان کر دیکھا
اور اپنا کلام اُسکے منہ میں ڈالو ٹکلا۔ اور جو کچھ میں اُسی
فرما ذکار دے سب ان سے کہیا گا۔ اور ایسا ہو گا کہ
جو کوئی میری بالوں کو جیبیں وہ میرا نام یہ کہیا گا
ہے سنیکا تو میں اسکا حساب اُس سے لوٹکا گے۔

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت
سب نبیوں کو اعلان کر کے آئن سے اقرار لیا کردہ اپنی
اپنی امت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لارنے
کی تبلیغ کر دیں۔ چنانچہ فرمایا

د اذا اخذ اغاثه ميشانق النبدين لما اتيتكم من
كتاب و حكمة لرجلاكم رسول مصطفى ما معكم
لتؤمن به ولتنصي فهـ الـ آيةـ (آل عمران ٢٣)
يعني خداۓ نعمتے سب پہلے نبیوں سے اقرار
لیا کہ میں تم کو کتاب اور حکمت عطا کر دیکھا۔ بچھر
راہمین (انہار سے پاس ایک رسول آئیگا جو
انہاری سب کی شرائعتوں کی تفصیل کرنے والا ہوگا
(اقرار کرو کر) تم اس پر مفرود ایمان لاوے گے اور اسکی

بھی ہے حاشیہ حسنیہ اول مدد معنوں سے ایک دوں پڑھتے
اور دوسرا ام القراء سے پیدا پوشے یعنی کرتے۔ اور یہ دو برا حکام
سخت اکتواریکھائے کی چیزوں میں تنگی تھی۔ اس دین میں وہ سب
آسانا پہنچی۔ اسی کو بوجھا درج کھانی فرمایا۔ اور نورست مراد قرآن اور
شریعت سے ۲۰ موضع - من

نمرت گردگے ۔
اس میں بھی اپنی نام ذکر گئے کہ هر دو
دست ذکر کے ہمینا گیا۔ یعنی اپنی نام میں ہونا بولنت
نہ سے معلوم ہوا ہے۔ اور دیگر سب شرائیں باقاعدہ

اس مسائلہ پر نگوئی کو حضرات شیعہ بھی تدیم کرتے ہیں۔ چنانچہ مجتبیہ مساجد مولوی شیعہ قیوں احمد صاحب و محدث اسے ترجمہ قرآن مجید میں مذکور ہے۔ مسیح بن انس صاحب اور مولانا سید جنم السن صاحب اور مولانا سید ہبودین صاحب علاء الدین شیعہ کی تصحیح و نظر ثانی سے مقبول پڑیں گے۔ اس میں اس آیت کے حاشیہ میں مارے۔

لُفْيَر مجھے جواب امیر المؤمنین علیہ السلام سے منتقل ہے کہ ہمارے بنی سے پہلے جو قدر انبیاء کو نہ سے ہیں ان سب سے خدا شے تعاشرے نے یہ علم دیا تھا کہ وہ اپنی اپنی امتوں کو آنحضرت کی بیعت اور صفات کی خبریں پہنچائیں اور دستے رہیں اور آنحضرت کی

لقد یعن کا اُن کو حکم بھی دیتے رہیں ہے الٰہ
آس کے بعد تفسیر عیاشی اور تفسیر قمی سے بھی
و بھی حضرات شعیعہ کو تفسیر میں استدراج فقا کیا

Digitized by srujanika@gmail.com

محقق و لائل حضرات اہل تشیع | شیعی حضرات

لکھے ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت کے متعلق اس بات کے
غایل ہیں کہ آپ نے بحکم خداوندی حضرت علیؓ کی حق
وں بالتصویر کی فرمادیا تھا۔ لہذا یہم شیعہ دفائر کو بنظر
حقیق و ریحیث ہیں کہ آپ ان یہ میام سے مطلب (آئین
ملیخہ) کی کوئی آیت صریح یا حدیث صحیح ملتی ہے؟
تندیک کی پڑستہ اس سے کے کہ یہم اُن آیات و حدیث

و بیان کریں جنکو شیعہ حضرات کے علماء نامدار اور ائمہ
ادفار سے بیان کیا ہے۔ یا اپنی طرف سے ان پر تقدیمی
اتائیں دی ریارک کریں، ہم اپنے ناظرین کی توجہ اس
طرف پھیلنے چاہتے ہیں کہ اسودت ہم شیعہ سنی کو
لا ارتقا مل سمجھیں ایک دوسرے کے باوجود تفاہ

کرے کیا دشائیں۔ بھی نہیں کرنا چاہتے بلکہ گھنل احترا
حق سے۔ میں اسی مدارش و معمقائے عالمین بر نظر کرنا چاہ
تیں۔ اگر قرآن مجید کسی آیت یا آخرت میں اللہ تعالیٰ
کی کسی حدیث صحیح سے ثابت ہو جاتے کہ کسی فاصح خبر
اُنم یا کوئی خلافت ہر تہذیبی گئی ہے، تو کون بحثت ہے جو
سے سر پھرست اور ہون دھرا کام مارے۔ اس پر
سئی کے جملوں کے لیے مخفی؟ ۵

ماد شا خوا بہ ساشانم
بندگان بارگاہ سلطانم

خدا در سوں مکے فرمان کے آئے سب لا سر
آنکھیں نیچی۔ اسی سعی ہیں خدا تے تعالیے نے فرمایا
و ما کان ملؤ من و لامؤ منتم اذا اخضوا اللہ و د
اہ اان میکون لیسر المخیرۃ من امیم و حن یاعصر
اللہ در رسوله فقد صتل منلا لعقمبیتا۔ (اطلاق ر
لیعنی حبیب خدا اور اُسکا رسول کوئی ہمہ رکھ کر دیو میں
تو کسی مدرس مدد اور کسی حوسن خورت کو ان کے کسی
امریں بھی کوئی اختیار باقی نہیں رہتا۔ اور جو کوئی
(ایسی مدد ہیں) خدا اور میں کے سحل میں ہافڑا کر
کر لگا تو وہ سر پھرست اور جوں رہ لیا۔

کریگا تو وہ صریح گراہی میں پڑیا ہے
لہذا یہاری اسی بھرپور کو نفع حب دھا تپداری کے ذمہ
سے پاک چالکر اور سخوٹی دی جی کیلئے سابق حیات
لیکو ہو کر مطا لد گریں۔ اور حق ثابت ہو جائے پر اس
تبلیغ سے ڈاہر گزناہ بچکیا میں۔ کیونکہ دیوار دز سے جند آغا
باعد اونہ۔

شیعوں کے ان علم حدیث میں کافی ہمایت ہے۔
کتاب ہے۔ ان کے اصول اور یہ میں داخل ہے۔ ۱۔
یا ان صحیح و کافی گہبہ جاتا ہے۔ ان کے ان اسکی اندھام کا قول مشہور ہے کہ آپ نے فرمایا۔ "ھندا اکاہیت
شیعقتا" (یعنی یہ کتاب ہمارتے گردد) (شید) کی وجہ لئی
کے مصنف امام ابو بکر حضرت عبد بن عیتوب (یعنی راذہی) رائے
مصنف فلام نے اس کتاب میں ایک حصہ اور مصوہ کی
صور کیا ہے جو ان کے نزدیک تھیں علیفہ کی نسبت
اور موصوفیتیں اس کے

وہ شیعوں کی چار کن بسی رہیں جو ان کے نام سمجھے مال جاتی ایں۔

حاصل تھا۔ امام زہری کے باشناکی بہت قدر و منزالت
تھی۔ وہ ان کو حکم دیتا۔ کہ محمد بن اسحاق لوئین قوانکرو ردو کا
جا گئے۔ انہوں نے فتن حدیث میں بھی ایک کتاب
السنن تکمیل کارڈر اور امام ابن حجر عسق کے حال میں
پڑھ کا رہے۔ اور فتن مغاری میں بھی بہت مفید کتاب
تھی۔ ان سے پیشتر خلفاء کی توبہ مغاری کی طرف بالکل
تھی۔ ان کی لصنیف نے ایسی قدر پائی کہ خلفاء کا مذاق
طبع پر بدلتا گیا مادر وہ مغاری کے بہت ہی شائیں پڑ گئے
چنانچہ فاتح الخلافۃ تہذیب التہذیب میں ابن عثیمین
حدیث کے قول سے نقل گرتے ہیں کہ: «اَمَّا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي جَعْفَرٍ
کی سوانح اسکے گاؤں نے خلفاء کو ایسی کتابوں کی مطالعہ
سے ہٹا کر جن سے کچھ بھی فائدہ نہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے مغاری اور آپ کی بیعت کی طرف مشغول ہو
دیگر کوئی بھی فضیلت نہ ہو تو یہ (اکیلی) ایسی فضیلت ہے
جیسیں امام محمد بن الحنفیہ سبقت میں گتو ہیں۔

ان کے بعد بہت لوگوں نے مغاری پکتا بیس کھیں
لیکن وہ ان کی رسائی لگک نہ ہنچ سکے۔
امام محمد بن اسحقؑ کی یہ کتاب اب ناپیدہ ہے۔ اس
اس کا اٹان سیرہ ابن ہشام کی صورت میں ہاتھی ہے۔ جو
صغریں مطبوع ہو گر فاعم طور پر دستیاب جو مکتب
تشریف ہے یہ امام محمد بن اسحقؑ و بی بی میں جو قرأت
خلف الامام کی حدیث کے نادی ہیں۔ اس حدیث کو ساقط
الاعتبار قرار دیتے گئے حضرات اصحاب ایک یہ خذر کیا
کرتے ہیں کہ امام مالکؓ محمد بن اسحقؑ کی نسبت سخت
راہ سے رکھتے ہیں۔ سوا سلا جواب دو طرح پڑے۔
اول یہ کہ حافظ ابن حجرؓ تہذیب الشیبہ میں امداد
میں -

وقال ابو زيد عبة الدمشقي داين اسحق رجل
من اجمع الكبار من اهل العلم على الاحتن عنه دقا

٢٣-٣٢ - التمهيد - علماء نعم ص ٥٥

مرحلے پر کرنے بھی گئے۔ اول آنکھیں سلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اسکی استاد کا تفعیل ہوتا۔ دوسری مرحلہ پر تیسرا واقع الدلائیل ہوتا۔

پس انس مختصر تحریر کو ذہن میں رکھ رکتاب
کافی کے لفظوں ہائی کو کمی کر دے اور مطلوب بدلیں
تفصیل علاقہت میں کہاں تک پہاری رہبری کرتی ہیں۔
والله الحادی - ۱ پاچی پاچی ،
رسانگوئی -

ذرا کرہ علمیہ

جب سے سلطان ابن سعود را اعزہ اللہ کو ملک الحجاز سے یاد کرنے لگے ہیں۔ اسوقت سے بعض انجیاروں میں دیکھنے میں آرہا ہے۔ کہ سلطان ملوکیت کو تجویز دے۔

ہم اُن اہل علم اور عابد جو سلطان کے اس القب کو افتخار کرنے پر نثار امن میں دو امر دریافت کرتے ہیں۔

ر ۱) میوکیت چھڑائے سے معتبر ضمیں کی کیا مراد ہے؟
۲) لقب مالک اختیار کرنے کے خلاف ان
کے پاس کون سے دلائل ہیں؟
مہربانی کر کے علمی ذمہ داری کو محفوظ رکھ کر اپنی
تحریرات انجمنیت میں شائع کرنے کیلئے ہمارے
پاس ارسال کر دیں۔
خاکِ محمد ابراہیم تحریر سید المکونی

ماریم الحدیث

(گذشتہ پورستہ)
 ۲) امام محمد بن اسحاقؑ آپ فن مغاری کے بلازار
 امام بیس۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے۔ پھر کوڑا
 رتے اور جزیرہ میں اقامت کرنے کے بعد بغداد
 میں جا بے اور دہلی شہر میں فوت ہوتے۔
 آپ کو حضرت ابو عاصیؓ صحابی کی زیارت کا شرف

ترتیب کتاب کے خالصت باب چھوٹوں ہے
اور انگلی سرخی یوں ہے۔
باب مالیق اللہ علی و دم و مولہ علی الاعلام
السلام داحدا خاصا۔

یعنی یہ ایسے دنیوں کے بیان میں ہے جو اندھر کیلے
تھے اور اُسکے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اسے اللہ را (پہبخت) کے

دعا ایت نہیں کے نقل کرنے میں
حکایت ایسا ہے بعد دوسرے بیٹھے فرمائی ہے۔

پیشتر ہے سادہ ملابھی فزوری ہے کہ نفس کے کہتے ہیں۔
اُسن کی وجہ سبھ اپنی سنت کی کتابوں سے بھیں ملتے۔ ملک
الکافی کی بحثت محترم روح صداق سے لفٹتے ہیں
جو علامہ غذیل بن فائزی فزوری نے ۱۲۷۶ھ میں شاہ
قباس صفوی نامی شاہ ایران کے چند میں لکھی۔ اور یعنی
میں اس فرائض مفت (شادرج) کی بحث مشہور ہے
کہ ان کے حق میں بھی پیشگوئی ہے کہ ایک شخص فرزد ہیں میں
فیضبر کا ہمہ نام بوجگا۔ اور وہ ایک اور ایسا بوجگا۔ یہ فاصلہ
شادرج اس مفہوم مکرہ الفرق کے ذمیں میں فرماتی ہیں۔
”النفس تھیں ولصرح بچعیزت بچیج کے را
افتخار سے در آں نہ نام۔ ولقطعی صریح در منے

پس شارع موصوفت کی تعریف کے مطابق ہم کو اس باب میں دو لفظوں دیکھنی پڑیں جو امر مقصود ہدیٰ قصین تغییر پر ایسی صاف صاف اور کھل کھلی دلالت کریں جیسے میں کسی کی تفسیر کی حاجت باقی نہ رہے۔ ادد سواٹے اس ایک فرد میں کے کوئی دوسرا فرد اسکے مفہوم میں داخل نہ ہو سکے۔

ہدایت مخبر دو اس کے متعلق یہ سمجھی یاد رہے
کہ قرآن مجید کی آیات و کلمات تو بیشتر محفوظ ہیں۔ لہذا
ان کے ثبوت کی نسبت کوئی سوال نہیں ہو سکتا۔
اُن کسی آیت کی دلالت میں نظر کرنی پا تی رہیں گے مصنف
نے جو دعوے سے کیا ہے آیا آیت مندرجہ با پ خود اس
پر واضح طور پر دلالت کرتی ہے؟

باقی رہے لفڑوں عد پیشہ سوان کے سٹے دنوں
سلہ ہن اگر شید صاحبان اپنا نہ اٹھا رکی رہا مسٹوں کی بنا پر قرآن
جو میں بھی کلام کرس تو ان کا اختیار ہے من

معہ دبعت المپہ ہدیۃ (فتح القدر علیہ اور طبیہ
وکشوفت)

”یعنی بات توبہ اگر حدیث محمد بن الحنفیہ کی
تو پیش سے صحیح ہو رہ تابت ہو جائے اور یہی چلتا
ہوا ہی سے۔ اور جو کچھ اسے متعلق امام مالک سے
منقول ہے وہ ثابت نہیں۔ لہذا الراجح بھی یہ تو
ایں علم کے قبیل نہیں کہ۔ اور گیوگر تجویل کریں
جب امام شعبہ نے ان کے متعلق کہا ہے کہ وہ حدیث
میں امیر المؤمنین ہیں۔ اور ان سے (بڑست بڑست
الله تعالیٰ مثیل سنیان نوری اور این اور ایس اور حلا
بن زید اور زینہ بن زید بیع لہما سما عیل بن علی اور
عبد الغارث اور عبد اللہ بن مبارک نے روایت کیا
ادا امام احمد بن حنبل اور امام بیہقی بن معین اور عام
الحمدیت نے ان کو معتبر جانا۔ اور امام بخاری
نے ان کی توثیق میں کتاب القراءة خلف الامام ہیں
بہت ملبا بیان کیا ہے اور امام ابن حبان نے
ان کو ثقات ہیں کہا ہے۔ اور یہ بھی کہ امام مالک
نے این الحق کے حق میں جو کچھ کہا امام مالک نے
اُس سے وجہ کیا اور اس سے صحیح کر لیا۔ اسکو
بدیہی بھی بھیجا ہے۔

۲۳) محمد بن راشد کیتھی [ایں میں سب سے پہلے صفحہ
حدیث امام تبریز راشد ہیں۔ یہ بھی امام زیری کی شاگرد
ہیں۔ امام بیہقی بن معین فرماتے ہیں کہ میران لوگوں میں سے
ہیں جو امام زیری سے روایت کرنے میں نام لوگوں میں بچتے
دعا بیٹے ہیں۔ اور امام احمد کا قول یہ کہ میر کو جس کی کے
ساتھ ملایا جائے میر اُس سے برتر ہونگے۔ ان کا حافظ
ہنا یہ کہ قوی تھا، جنکہ آپ فرماتے ہیں کہ جب ہیں حضرت
قتادہ (تابعی) سے حدیث سن کر تھا اس وقت میری مخروجہ
ہوں گئی۔ جو کچھ میں نے اس وقت سننا تھا وہ سب میر سے
سینہ پر لکھا ہوا ہے۔ ایں جو صحیح (جگہ ذکر پہلے ہو جگہ) کا قول
تھا کہ میر کی ہمس اگر لازم ہے۔ کیونکہ اسکے دو ماہیں اس
سے زیادہ علم والا کوئی نہیں رہا۔ امام عمر ۱۵۲۴ھ میں
موت ہوئے۔ (ہاتھی دارہ)

سہی مفترع
۱۵۲۴ھ نذر کرۂ الحفاظ جلد اول ص ۱۵۲

جسے دکم ہوتا ہے اس پر کسی کو ارجاد بخشنے مل کے
ایمان سے بخوبی ہوتے کاظم ہو گیا۔ اور یہ بات
اس طرح نہیں۔ کیونکہ آپ کامل میں مبالغہ نہ اور
کوئی شخص مشہور درود ہے۔ اور تیری وجہ
یہ کہ عاقطاً ابن الہیلیت کہا کہ امام ابوحنیفہ کا حصہ
کیا جاتا تھا اور آپ کی طرف وہ باغیں نسبت کیجاں
کھینچ جو آپ میں نہ تھیں۔ اور آپ کو دہشتان
لکھتے جاتے تھے جو آپ رکی میان کے لئے نہیں
نیز حافظ صاحب فرماتے ہیں۔

قال یعقوب وسائل ابن الدینی کیف حدیث
محمد بن امیم عشد ک فقال صحیح قلت له نکلام
مالك فیہ۔ قال مالک لم يحيى الله ولعلی عافه
(تہذیب التہذیب جلد نہیں ص ۱۷)

”یعنی یعقوب رحمہت اکیتے ہیں کہ میں نے امام
علی بن میم (رأسْتَادِ امام بخاری) سے پوچھا کہ
آپ کے زدیک محمد بن الحنفیہ کی حدیث کیسی ہے
تو آپ نے فرمایا کہ صحیح بھولی ہے۔ میں نے کہا کہ
امام مالک کا جو قول ان کے متعلق ہے؟ جواب
دیا کہ امام مالک نے ان کی مجالست نہیں کی اس
لئے ان کو نہیں پہچانا۔“

دوں یہ کہ تیس الحقيقة شیخ ابن ہمام جو متاخرین
حفظیہ میں سے مرتب اچھیا تک پہنچے ہیں۔ فتح القدر
شرح بدایہ میں محمد بن الحنفیہ کی بغاۃت تعریف
و توثیق کرتے ہیں۔ پس حضرات صنیفہ کو ان کی نسبت
کوئی کلام نہیں کرنا چاہئے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

هذا ان حم الحدیث پتوثیق ابن الحنفی وہ
الحق الا بعلم دمالقل هن کلام مالک نہیہ لا پیشہ
ولو مضم لم یقبله اهل العلم کیف و قال شعبہ فیہ
هو امیر المؤمنین فی الحدیث و ردی عنہ بغل
التوری و ابن اوریس و حادیت زید و بزمیہ و بن
زیم و ابن هلیہ و عبد الواعث و ابن المغارب
و احتمله احمد و ابن معین و عاصمہ اهل الحدیث

غفرانیہ و مالک اطال الجلادی فی توثیقہ لی کتاب
القراءۃ خلعت الامام فذکرا و ابن حبان فی الثقات
دان مالکا وهم عن الكلوام فی ایک اس طبق و اصطبل

اختبرہ اهل الحدیث فی اداؤ صد قادحیا صم
صلحتہ ابن شہاب لہ و قل ذاکر دعیا قول
مالک فیہ فی ای ان ذلک لیس الحدیث اما هم
لانہ اکھمہ بالقدیم

”یعنی امام ابوحنیفہ مشقی کہتے ہیں کہ امام ابن الحنفیہ
ایسے شخص ہیں جن سے روایت کرنے کی نسبت بڑے
بڑے بزرگ ایل علم کااتفاق ہے۔ اور حدیث دالی
لوگ اُس تو قب طرح (آزادگاری) اور سلطانی کی
چیز ہیں۔ حضور مسیح (اماں) ابن شہاب زیری اسکی
تعریف کرتے ہیں۔ اور میں نے امام مالک کے قول
کی نسبت دعیم (حدیث اسے تذکرہ کیا تو اس نے
کہا کہ یہ بات اُسکی روایت (حدیث کی وجہ) نہیں۔
 بلکہ صرف اسلئے سمجھی کہ آپ (امام مالک) نے اسے
(ابن الحنفیہ کو) مسمی بالقدر جانا۔“

بھروس سے سخوار آگے لکھتے ہیں۔

وقال موسی بن هارون ممعن محدث محمد بن عبد الله
بن غیر يقول کان محمد بن الحنفیہ بالقدسی دکان
البعـل النـاس صـنـه۔

”یعنی موسی بن ہارون لکھتے ہیں کہ میں نے امام محمد بن
عبداللہ بن حنفیہ کو کہتے سن کہ محمد بن الحنفیہ
کی تھمت تھی۔ اور وہ اس سے سب لوگوں سے
زیادہ دور تھے (یعنی برگزہر گز قدیر یہ نہیں تھے)
یہ الزام اسی طرح کا ہے جو طرح امام ابوحنیفہ کو
مرحیبیہ میں سے کہا جاتا ہے۔ حالانکہ آپ ارجاد سے احس سے
اعمال بیکار سمجھے جائیں، بر اصل بعید ہیں۔ چنانچہ ابن حجر شنی
کی الحیرات الحسان میں فرماتے ہیں۔

اولانہ لما قال الایمان لا يزيد ولا ينقص ظن
به الارجاد بتاخیر العمل عن الایمان وليس كذلك
ادعـف منهـ المبالغـة في العـلـ وـ الـاجـتـمـعـيـةـ وـ اـمـاـ
ثالثاً قال ابن عبد البر کان البحنیفـةـ محسـدـ وـ
ینسب اليـہـ مالـیـسـ فـیـہـ وـ یـخـتـلـقـ عـلـیـہـ مـاـ لـ
یـلـیـقـ بـہـ۔

”یعنی چونکہ امام صاحب کا قول ہے کہ ایمان نہ زیادہ بہتا

لکھنیہ تہذیب التہذیب جلد نہیں ص ۱۷-۱۸

سـهـ الحـیرـاتـ الحـسانـ مـكـ ۱۷

رُفَعَ اللَّاثِمُ عَلَى عَبْرِ

(مساکیلہ و مکیوں الحدیث بہ جولائی ۱۹۷۸ء) سوال چھادم۔ وقت سحر اُقلہ آج تک تو یہ نبی باستے تھے کہ صبح تک قت سحر ہے۔ بعد طلوع صبح باقی نہیں۔ میں کہ شرآن و حدیث میں صاف صاف الیا ہے لیکن مندرجہ ذیل احادیث بعض علماء حفظ ہوں۔

عن حذيفة قال سمعنا ناصم ابن عم النبي صلى الله عليه وسلم يقول الله أنت أنت أنت غيرك

حضری رہنی اللہ تعالیٰ عنتے روایت میں کفر نہیا ہم
ست سحری کھانی جو صلی اللہ علیہ وسلم نے ساختہ اللہ
کی قسم دن ہوتا سوا اسکے کہ تحقیقی سورج نہیں حاضر ہو
مخاومی - ابن الجیب - محدث عباد الدین سُنْن
سید بن منصور - فتح الباری - اسکی کافی مددوں کو
صحیح لکھا ہے - خلفاء راشدین کا اسی سنت پر گل
رمائے ہے

اول در بالله التوفیق۔ اس حدیث کوں ائی اور ابن ماجہ نے بھی با فنا فذیل روایت کیا ہے۔

عن حذيفة قال قصرت مم رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم هو النهاز خيران الشهرين
لمرتضى روى سخة قال إبا سفيان حدثني حذيفة
ليس بيئي وهو من وحى عند أهل العلم كن ابي
ابن ماجة

یعنی حضرت محدثین نے کہا ہے نے رسول ﷺ کی اپنی
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو قوت سحری کھافی اور وہ دون تھا
سو اسے اسکے تینیں سورج نے پڑھا تھا۔ اور ایک
لشکر ہیں ہے بلا احتجاج نے کہا حدیث حذیبیذ کوئی چیز
نہیں، اور وہ شدید ہے اہل علم کے نزدیک ۔

شاد عبد الغنی صاحب نے اس کا مطلب یوں بیان فرمایا ہے
قولہ هو الہ ما رکان من الغرل جواب السائل
حین سأل حذیفۃ في ای وضت سخمت فقال في
جوابہ هو التھار و هست الکنایۃ عن کمال تاخیو السعور

يقال من قارب النجع انه دخل فيه اذا انه لقى عن
الص bum الكاذب لأن الص bum الكاذب اذا اضطرر
الناضل ان اتصادى قد حل عليه اد بحيل هن اعلى اخرين

لیکن اُسکا قول ہوا لفڑاں گوئی قول سائل کے جواب
میں ہے جبوقت مذکور سے سوال کیا ہے کہ کون کو
دفت میں آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ساقہ سحری کھائی ایسکے جواب میں آپ نے فرمایا وہ دن
ہے۔ اور یہ کہنا ہے کہاواہ سحری کی تاہیر سے۔ کہا جاتا
ہے جو قریب بر گئی چجز کے مختین دہ اسیں داخل ہوا
یا کھیق کہا و کہا اس نے صبح کا ذب مسے اسٹے کر کھیق
صبح کا ذب جبوقت روشن ہو چاہئے دہ دیکھن والا لکھ
من القصد کرتا ہے صحیق صبح صادق نے طلوع کیا
یا محمول ہے پر جنہوں پر۔

شاه صاحب لا يجيب اوانه كفى عن المسمى الكاذب
 حضرت خديفة كما فعل اسما كاموبيه سے - وہ بندرا -
 عن زبائن مجلسی قال تسمحتم معم خدیفه
 نظرتی جناب الصالوة خلنا آئیدنا المسجد صلیت الکعین
 واقیمت الصالوة ولبرین بدمجا الاغنیمة

بیوی نہ بن جائیں نہ کہا میں ت سحری کھان حذفیہ کے
سامنے پھر تکلیم فراز کی طرف پس جو رفت ہم صحیح آئے
ہم نے درکھست فراز پر سمجھ اور فراز کی اقامت کی کیٹی اور
تمدن فناں زندگی کے دریاں مگر خود راستا چھلی۔^{۱۰}

عن حلقه من ذفر قال سحرت معه يفته لذر
خراجها الى المسجد فصلينا ركعى البهم ترقين الصلاة
فصلينا قبل رما بين السحور وبين الصلاة العصبي -

یعنی حملہ بن زفر نے کہا ہیں نے سحری کھانی حدیث کے
ساتھ پھر بحکمِ ہم سپرد کی طرف پس ہم نے دو گھنٹ
خوبز کی پڑھیں۔ پھر افاقت کی گئی نمازگی پس ہم نے
نماز پڑھی۔ اتنا نمازوں کو چودہ ریان سحری نے اور دریان

جواب ثانی بر حضرت حوزہ یقینی ائمہ تھا لے عنہ کی
حدیث کا مطلب شاہ عبدالغنی صاحب نے ہو فرمایا ہے
۱۵ دلوں سے مراد نہ کی اقاہت اور سحری ہے جس طرح کہ
دوسرا دوست سے ظاہر ہے ۱۳ منہ

دہی شیک ہے۔ کیونکہ حدیفہ حدیث اسکے خلاف ثابت
اگر لٹا ہر بڑی اُس حدیث کو رکھا جائے تو ترمذی صحت
میں ہے

عن زيد بن ثابت قال سمعت ناصرا ماما رسول الله صلى
الله عليه وآله وسلم لعم حمدا إلى الصلة قلت ألم كان
قدس ذلك قال قدس أحسين آية قال أوعي شئ حديث
زيد بن ثابت حديث حسن صحيح وبه يقول الشافعي
داسحد داشفع استخبر أنا خيرا اسمعوني قدس شاهنادنا
وكيم عن هشام بن حمزة إلا أنه قال قدس أهلا حمرين
آية وفي الباب عن حذيفة

یعنی زید بن ثابت نے کہا ہم نے سحری کھانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پھر نازکی طرف ہم کھرتے چوئے۔ ہیں نے کہا کتنا فدر تھا اسکے درمیان یعنی سحری اور اسی حادث ناز کے درمیان فربا یا پچاس آیت کا اندازہ۔ ابو عبیدہ نے کہا حدیث، نہیں ثابت کی حدیث حسن میتو بے اور اسی کے ساتھ بچتے ہیں شافعی واصحہ و اسماق حرمۃ اللہ اور مستحب عالما اہل عوام نے سحری کی تاخیر کو ہمیں حدیث میان کی ہناد نے ہمیں حدیث بیان کی دلکشی منہ ہشام تو اسکی مثل گراستے کہا؛ لہانہ پڑھنے پچاس آیت کا الہامی

کشف الغمہ میں ایک اور حدیث اسی کی موبیلیارڈ
بھے۔ (ص ۲۴۳)

وكان حد بيته دعى الله تعالى عنه قبل كنا
ننسجم في الغلس الا ان الشخص لم ينظم و في
رواية عنه كنا ننسجم ثم يخرج الى المسجد فنصلى
ركعتين ثم نقوم الى الصلاة الصبح -

لیکن اور حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عذر فرمایا کرتے تھے
ہم سحری غلس میں کھایا کرتے تھے مگر عقیقی سورج نہ
چڑھا ہوتا اور ایک روایت میں، اس سے پہلی حذیفہ
سے ہم سحری کھاتے پھر تم بخلتے مسجد کی طرف۔ پس
ہم دور کفت خاز ادا کرتے پھر کھڑتے ہو جاتے ہیں
نام: صہبگہ کاظم فیض

اب حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مطلب بالکل صاف ہو گی۔ کہ کمال تاخیر پچھوں ہے۔ پیغمبر ﷺ نے اپنے شاہزادی سائبیت سے اپنے بیٹے عاصمؑ کو اپنے پیش کئے ہیں ان کے خلاف بھل

۱۲، "حقیقی تقلید یہ ہے کہ بلا دلیل کسی دعویٰ کے
قول پر عمل کرنے۔" (اخبار الفقیہ) (رسالہ مصطفیٰ)
۱۳، "تقلید شخصی واجب ہے۔" (رسالہ کتاب
الجیہی وجوب التقلید ص ۱۳)

۱۴، "غیر عجیب ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تقلید عبارت نہیں
(الکتاب الجیہ ص ۱۵)

۱۵، "غیر عجیب کو تعلق نہیں کی واجب ہے۔" (رسالہ
الجیہ ص ۱۶)

سورہ النساء - جزء ۵ کے روایت ۵ ہیں ہے۔

یا ایها الالین امنوا اطیعوا الله واطیعوا الرسول
دادی الامم منکر فان تنازع عنهم فی شیئی فی دادہ
اللہ و الرسول ان کنتم تو میتوں بالله والیوم
الاوحی ذلک خیر و احسن تاویل۔

یعنی اسے تو گو جو ایمان لائے ہو فرمابرداری کرہی
اللہ کی اور فرمابرداری کرہی پھر کسی اور صاحب حکم
کی تمیں سے۔ پس اگر جگہ دام بیچ کسی چیز کے
پس پھر دعا میں کو طرف اللہ کے اور پھر کسی ہر
ہونم ایمان لاتے ساتھ خدا کے اور دن بھی کے
یہ بہتر ہے اور اجماع ہے جزا میں ۵

ف ک اخیار داسے بادشاہ اور قاضی اور چوکی کام پر
مقرر ہو اسکے حکم پر چنان ضروری ہے جیسا کہ وہ خلاف
حدا در رسول حکم نہ کرے۔ اگر صریح خلاف کرے تو وہ
حکم نہ مانتے۔ الحم (موقع القرآن پر عاصیہ قرآن تعریف
مترجم مطبع اسلامیہ لاہور ص ۱۵)

تفسیر حسینی (مطبع حیدری مٹی) اور تفسیر
 قادری (مطبع نوکشہ لکھنؤ) جنہے اول ص ۱۷ پر ہے
"دادی الامم منکر اور اطاعت کرو صاحبو حکم
کی کہ جنمیں ہیں۔ اس سے مسلمان حکام
مراوہ ہیں جنہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے زمان
میں مقرر فرماتے تھے۔ چنانچہ جو آیت نازل ہوتی
کا سبب لکھا ہے کہ حضرت سلطان الانبیاء صلی اللہ

۱۶ اس آیت زیرِ حکمت میں اولی الامم منکر کے متعلق حضرت امام شافعی
نے اپنے رسالہ میں پوری تفہیم کر دی کیا ہے کہ اولی الامم سے ہے برادران
لشکر ماریں جنہاً و آخرت صلم ملک بر امیر مقدمہ کرتے تھے (رسالہ امام
شافعی ملحوظ کتاب بعد امام ص ۱۲) میر سیاں کوٹی۔

الکلام المکمل

فی تفسیر قول تعالیٰ

یا ایها الالین امنوا اطیعوا الله واطیعوا الرسول
دادی الامم منکر

بریوی ختنی (دو ہزار) صد بیس سال پر درج

اجنبیاد سطاق تک کوئی داصل نہیں۔ یہ
رسول درجہ اجنبیاد تقلید فرض ہے۔ (رسالہ
الحمدیہ والہمہت ص ۱۵) غیر عجیب ہے کہ تقلید
مجتبید کی واجب ہے؟ راملا الحنفیہ جار
منہیوں کے حوالہ کسی کی تقلید ضروری نہیں
ختنی۔ شافعی۔ ماگنی۔ حنبلی۔ یہ جامہ گردہ ہی اہل
سنۃ والمجاهدین میں ہے (الکتاب الجیہ ص ۱۵)
ولیل۔ "قولہ تعالیٰ۔ یا ایها الالین امنوا

اطیعوا الله واطیعوا الرسول دادی الامم
منکر۔ اس آیت میں ایسا نہیں ہے کہ قسم یہی
تابعہ داری فرض کی گئی ہے۔ عطاکی۔ رسول اکرم
علیہ السلام و السلام کی۔ اولی الامم یعنی صاحبو حکم
کی۔ اس آیت میں اولی الامم ہی لافی تھے
گرفنا منکر سے تصریح ہوئی۔ چنانچہ قرآن نے
خود اس آیت کی تفسیر یہیں فرمائی ہے لعلہ
الذین یستتبیطونہ منهیم یعنی اولی الامم
مجتبیدین و مستحبین ہیں اور ہر ایک مستحب
بھی نہیں بلکہ لفظ منهیم سے تصریح و تھیف
ثابت ہوئی۔ مفسرین ہیں بھی اسی کو ترجیح دی
ہے۔ (رسالہ الکتاب الجیہ ص ۱۵)

اقول۔ ا۔ بریوی خنیوں کے اس استلال اور
دلیل کے جواب دینے سے پہلے میں ذیل میں حیند
ایک باتیں علماء حنفیہ کی کتابوں سے درج کرتا ہوں۔

۱۷۔ ختنی لوگ بسبب امام افطم ابو عفیہ رحمۃ اللہ
علیہ کے مقلد ہوئے کہ ختنی کہلاتے ہیں۔ (امام
الفقیہ مارج شافعیہ ص ۱۷ کالم ۱۷)

۱۸۔ متری مکہ مادق صاحب کو تلویح ختنی کہتے ہیں کہ تقلید ختنی فرض
نہیں ہے (دیکھو ابیر الفقیہ ۵ مارج شافعیہ ص ۱۷۵) مس

اجماع نقل کیا سہے عبارت سکی یہ ہے۔

قلت و فی هذل العقب علی الموقف و خابرہ حیث
نقلاً الجماع علی مخلاف ماذ ہب النہ الا عمش
یعنی موقف وغیرہ میں اکشن کے مسلک کے خلاف
اجماع نقل کیا ہے۔ کیونکہ اثارہ میں کردہ اکشن کے نہیں
کے تھے۔ لہذا علامہ ابن حجر نے ان الفاظ میں ان کا جواب
دیا ہے۔ نیز احادیث صحیح جو بخاری و مسلم وابدیں

عن الشی ان ذیں بن ثابت حدائقہ الامم تصحیح
مع النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تقریماً را الصلة
قلت کمینہما قال قدماً حسین ادستین آیہ۔
یعنی حضرت انس کہتے ہیں کہ زید بن ثابت نے مجہ سے
حدیث سان کی کہ سحری کھاتی انہوں نے بنی صلی اللہ
علیہ وسلم سے ساختہ پھر کھڑے ہوئے وہ غارہ کی طرف
جس سے کہا ان سے دریاں کتنا فاصلہ تھا کہا اُس نے
اندازہ پھیاس ریسا تھا اسی کا

ذکورہ بالحوالجات سے معلوم ہوا کہ حدیث ہذیفہ
کی وجہ سے قابلِ احتجاج نہیں۔ وجہ اول۔ حدیث
خذیفہ مضطرب ہے۔ وجہ دوم۔ اجماع امت اسکے
خلاف پر ہو چکا ہے۔ وجہ سوم۔ یہ حدیث اہل علم
کے نزدیک منور ہے۔ اور کچھ پھر نہیں۔

تنبیہت } محدثین کی مظلماً راجی میں لیں بیشی
کے لفظت اسکے اضعف ہونے کی طرف اشارہ کیا
جاتا ہے۔ وجہ چہارم۔ احادیث صحیح اس مخلاف
ہیں۔ وجہ پنجم۔ حدیث بالکل ضعیف ہے جو قابلِ
التحقیح نہیں۔ اللہ اعلم و علمہ انہم۔
(باقي دارد)

سچھیت سچھیت

۱۹۔ جو سائل نے بہیں کی ہے۔
۲۰۔ اگر کچھ اعتبار کیا بھی جادے تو نظر برداگیر احادیث صحیح
مذکورہ بالاتفاق سوہنہ محصل بھوگی۔ سائل کو دھوکہ لفظ نہیں
سے لکھا ہے۔ اور شمس مکہ معنی سطحی سورج کے ہیں اُس طرح
سورج کی بخشی کو بھی بھیتے ہیں۔ (سان العرب) اور صادق
کی وہی سورج کے سبب ہوتی ہے۔ پس حضرت حدیفہ کی حدیث
من جو سوال ہی نہیں رکھے طور سے مراد طور غیرہ میں صادق کی
وہ ختنی ابھی نہیں ہے ابھی اخیر کھو ہے۔ وللہ العادی۔ میر ساکوٹی۔

علیہ السلام نے خالد بن دینار مفتی اللہ عنہ کو سرہ پر حاکم کیا اور عمار بن یاس کو اُنکے ساتھ بھیجا۔ جس گردہ کی طرف خالد مفتی اللہ عنہ عازم ہے وہ ان کی آسمی خبر سن کر بھاگ گیا۔ انہیں ساتھ میں شخص جوسلمان تھا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا کہ میرے قبیلہ کے لوگ تو بھاگ سکتے میں ایمان کو پشت دینا کہ بتا کر اپنے گھر میں رہ جوں اگر اسلام میری دشمنی کرنے تو میں رہ جوں وہ نہیں بھاگوں۔ اہم بھی راہ لوں۔ عمار رضی اللہ عنہ اُسے مان دی اور وہ شخص ان کے حکم کو موافق اپنے گھر میں رہا۔ خالد مفتی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوسرے دن صبح شکر کو حکم دیا کہ اس قبیلہ کو بلوٹ لو۔ لشکر کے لوگوں نے سوا اس پناہ پر کے اور سب کو دہاک نہ پایا۔ اُسے قید کیا۔ بعد اسکے چال والاطفال کو خالد مفتی اللہ عنہ کے پاس پکڑ لائے۔ عمار رضی اللہ عنہ نے کہا یہ مسلمان ہے اور میرے حکم سے امان میں رہا ہے۔ خالد رضی اللہ عنہ سے کہا یہ بات ادب سے بعیض علوم پولی پی کامیز لشکر کے پوسٹے بیوٹے بے اسکے مشورے اور بے اسکی اجازت کوئی کسی کو امان دیتے۔ خالد اور عمار رضی اللہ عنہما میں گفتگو بُرھی۔ اور حضرت سلطان الاعظیما کی حضرت سراپا رحمت میں حاضر ہو کر صورت حال طرفن کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار رضی اللہ عنہ کی امان برقرار کی اور منع کر دیا کہ حاکم کے سوا اور کوئی کو امان نہ دے۔ اور یہ آیت تازل ہوئی کہ فرمابنواری کرو حاکم بن کریم کی طرف بھیجا۔ اور پوچھا اسے معاذ اگر مجھے کوئی مقدمہ درپیش آیا تو کیا کر دی معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا قرآن سے فیصلہ کر دنگا۔ آپ نے پوچھا اگر قرآن میں نہ پادے تو پیر۔ معاذ نے عرض کیا حدیث سے۔ آپ نے فرمایا اگر حدیث میں نہ پادے معاذ نے عرض کیا پھر میں اپنے اجتہاد سے فیصلہ کر دنگا۔ اور تقصیر کر دنگا۔ آپ نے جواب شکر ایسے خوش پوسٹے کم عاذه کے سینہ پر را تھا کہ فرمایا۔ سب تقریباً اللہ کیلئے ہے جسے معاذ کی رائے کو اپنے بنی کی رائے کے موافق کر دیتا۔ درسال الكتاب الجيد ص ۲ بحوالہ ترمذی د ابو داؤد و دار می)

اصحابی کا الفتوحہ بایہم اقتضیت امتند یقین۔ یا فقیہا اور علماء ہیں یا ارباب عقول اور اہل رائے اور عارفوں کے نزدیک ادنی الامم مثلخ اور پیران ملکیت میں کاہل سلوک کی تعلیم اور تربیت میں مشغول رہتے ہیں اور بالکل کو ان کی فرمابنواری لازم ہے۔
اعظم التقايسیر (میود پریس دہلی) کے حصہ تجھم کے ص ۷ پر حافظ مولوی محمد حسیم بخش صاحب حنفی دہلوی لکھتے ہیں۔

"یعنی اسے ایسا خارہ: ادا مردواہی میں خدا کی فرمابنواری بجا لاؤ اور اس کے احکام کے آگئے دین تسلیم ختم کر دو۔ اور سُنن و تَدَابِیْہ میں اسکے رسول کی پہلوی کر دو۔ اسکے بعد مسلمان حکام کی تابع داری میں مصروف رہو۔ اگر خدا رسول کے موافق حکم دیں۔ انہیں اسی پر اعتماد فرمائے۔

لودھ۔ اس آیت کے شان نزول کے مطابق آیت کا مطلب یہ ہوا کہ

اسے ایسا ذار لوگو فرمابنواری کرو اللہ کی۔ اور فرمابنواری کر دیجئے اور اس حاکم کی جو تم میں ہو۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو حاکم بن کریم کی طرف بھیجا۔ اور پوچھا اسے معاذ اگر مجھے کوئی مقدمہ درپیش آیا تو کیا کر دی معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا قرآن سے فیصلہ کر دنگا۔ آپ نے پوچھا اگر قرآن میں نہ پادے تو پیر۔ معاذ نے عرض کیا حدیث سے۔ آپ نے فرمایا اگر حدیث میں نہ پادے معاذ نے عرض کیا پھر میں اپنے اجتہاد سے فیصلہ کر دنگا۔ اور تقصیر کر دنگا۔ آپ نے جواب شکر ایسے خوش پوسٹے کم عاذه کے سینہ پر را تھا کہ فرمایا۔ سب تقریباً اللہ کیلئے ہے جسے معاذ کی رائے کو اپنے بنی کی رائے کے موافق کر دیتا۔ درسال الكتاب الجيد ص ۲ بحوالہ ترمذی د ابو داؤد و دار می)

اسی طرح حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی دفاتر کے بعد حضرت ابو بکر صدیق بن محمد فاروق بن عثمان عنی۔ علی مرتفع شیر خدا رضی اللہ عنہم من غلافت کی۔ آیت مندرجہ بالا کی رد میں ایسا نہارون کو راجحہ ہوں

یا غیر مجتبہ ان چاروں خلفاء کی ان کے عبید میں فرمابنواری کرنا ضروری تھا۔ الفاظ "یا ایسا اللہ عنہم آمین" میں ایسا نہیں لوگ مجتبہ اور غیر مجتبہ شامل ہیں۔ مگر بے میونی خپلوں کا ذہب تو یہ ہے کہ غیر مجتبہ کو مجتبی کی تقلید کرنا فرض دو اجنب ہے۔ ادنی الامم کے معنی دین اسلام کے فقیہا مان کر بھی اس آیت سے تقلید شخصی کا فرعون دھا۔ یہ نہیں نکلتا۔

سوال جو تابے کے خلفاء ارباب رفیعی اللہ عنہم بھی ادنی الامم میں شامل ہیں یا نہیں؟ اور اگر آیت تقلید شخصی کے فرض دو اجنب ہونے کی دلیل ہے تو کیا ان خلفاء ارباب کی اطاعت بھی دو اجنب ہے یا نہیں؟ مولوی خیر شاہ صاحب حنفی اپنے رسالہ "الكتاب الجيد" میں پھر پر بحوالہ عقد الفرید مسلم الشبوت و شرح منهاج الاصول لکھتے ہیں۔ کہ

"اہل تحقیق نے اسی پر اجماع کیا ہے کہ (غیر مجتبہ) کو لائق نہیں کہ صحابہ کرام کی تقلید کرے بلکہ اس پر لازم ہے کہ مجتبیوں کے مذاہب پر چلے گے۔"

مولوی نذریزادہ خان صاحب حنفی "اسطارات الحق" کے حصہ پر ارشاد فرماتے ہیں۔

"خلفاء راشدین کا ادنی اللہ عنہم بوناوضح دلارج بچ بچ اور ادنی الامم کی اطاعت موافق فرمائے خدا تعالیٰ کے ہم پر دو اجنب ہے احتیلوا اللہ

داد اطیعوا الرسول دادنی الامم متكلم۔"

پس اگر خلفاء راشدین کی تقلید فرض دو اجنب ہے تو مقلیدین ائمہ ارباب کو جانتے ہے کہ بھائی حنفی۔ شافعی یا الکی حنبلی فرقے بنانے کے صدیقی۔ فاروقی۔ عثمانی۔ اور علوی نام رکھیں۔ اور بیت اللہ شریف میں بھائی موجودہ چار مصلوں کے صدیقی۔ فاروقی۔ عثمانی اور علوی مصلی قائم کریں۔ چاروں خلیفے علم و فضل و قرآن و سنت

لہ دعوے تو اتنا بڑا کہ اہل تحقیق نے اپر اصراع کیا ہے مگر نہ تو ان حقیقین کا امام بتایا گیا ہے اور نہ بتایا گیا ہے کہ ایسے حقیقین کس زمان میں جو نہ ہیں۔ اور نہ یہ بتایا ہے کہ انہیں نہ کوئی کتابوں میں ایسا لکھا ہے۔ گویا صاحب اپنے بڑھ کر اماموں کا رتبہ بتایا ہے۔ (بجل خیال)

جلد ۱۲ ص ۱۷

بھی تادیا کہ اگر تم اللہ اور آنحضرت پر ایمان رکھتے ہو تو اپنے بائی کے
تازیات کو اللہ کی کتاب اور محمد رسول اللہ صلیم (کی سنت) تو
فیصلہ کر لیا کرو۔ ہمیں ان اتحاد اور واقعی اتحاد ہی جانتے ہیں تو
جلوس اقبال اعلانی اور تازیات بائی کے مٹاٹے کی طبقے اللہ تعالیٰ
کے بیان ہوئے طریق پر کار بند ہوں۔ اور جو اس سے منکر ہے یہ
اوامن کرے اسکو بڑا درجی سے خارج کرو اس سارچ انعامہ ہو جائے یہ
کار پر عمل نہ ہو گا کیونکہ الشادا اسکے رسول مسلم کی آئی گئی حکم ہے
اور قرآن وعدیت پر عمل کرتا تو اپنی حدیث بنے کر ہو جائے۔ اپنے اپنی کو
کو چھوڑنا کارے دارد۔ اذا قيل لهم تعالوا انى ما اقول الله
دالى الرسول رايم المذاخرين يصعدون ذلك عنك صدراها
بپر عال یہ لوگ سلطان ابن سعود کا کچھ نہیں کر سکتے بجز اسکے کہ
غیرظیں اپنی انگلیاں کاٹ لیں۔ البتہ جو کچھ ہے گریٹے وہ یہ ہو گا
کہ زیادہ اپنی انگلیاں کاٹ لیں۔ کہ اپنی بیان ہند کے غلط اور پختہ کروں۔
اور شروع ہو گیا ہے کہ اپنی بیان ہند کے غلط اور پختہ کروں۔
ہم نے اجنبیان کے مضمون میں ابھی ٹیوں کو ہوشیار کرنے کی کوشش
کی تھی جس کے باوجود اسی سے خوب دل کا بیخاڑا کھلا۔ اور اسکے
کرنا بھی چاہئے تھا۔ دلبی میں روادی مظہر الدین صاحب نے جو ہیں
آیا وہ کہا۔ اور انکو بھی بھی زیر اعتماد ہم کو ذمیستات سے کوئی فوایت
نہ سلوکی صاحب سے کو شکایت۔ ہم کو تو براہ راست اپنی حدیث آپ سو
شکایت ہے اور آپ ہی سے گلایہ کر دیتے کہ آپ کی حق گوفنی کو کیا ہے۔ آپ
کی ہمت کیاں گئی۔ آپ کا قدم کیوں نہیں اٹھتا۔ اللہ کے دین کی
خدمت آپ سے کیوں نہیں ہوتی؟ اگر آپ سب پچھوچھے ہیں تو
چلئے سیاہی مذہب ہی اپنا بنایا جے۔ والا اگر آپ کو اسلام کا پاس ہے
اعلام اکملۃ اللہ کی تقریب ہے۔ اعتمادیت رسول اللہ صلیم کی عظمت
قائم رکھنی ہے تو تکریم باندھتے اور تبلیغ فاشاعت کلام اللہ اور
کیلئے دامے۔ درمے۔ قدمے۔ سخنے اُنہوں کو ہو جائے۔

بول اس نام کا ہر فرم میں بالا کر دو

اور دنیا کے انتصیر سے یہ اجاتا کرو

ہبنا ایسا سب کو جو صاحب اس خدمت کیلئے تیار کر دے سکے جو

دہ فور اعتماد کو نویت خدمت سے مخلص فرمائیں کہ کس طرف سے

جس خدمت کر رہے تھے کو تیار ہیں۔ اور مجید کریں کہ اس خدمت کی جال

میں منہدہ نہ ہو گئے۔ اور جیکہ حبم دماغ میں قوت باقی ہے کام

نہ چھوڑیں گے۔ محو ہو رہے کہ کسی کی موجودہ بندی یا بد مکالمی سے

واسطہ نہ ہو گا اپنے کام سے کام ہو گا۔ والسلام۔ دماغی اور

البیان۔ خادم اسلام

محمد فیض الغفار الغیری عفاف اشافہ۔ چنانکہ عبیش خاتم النبی

المحدثین نے اور بزرگوں کے علاوہ پچھلے جمیع کو اور سیر صاحب
منکر سے جامن سجدہ ہیں ہمارے مضمون مذکور کو خود ساختہ منہ
پہنچ کر خوب دیکھی بھیڑاں نکالی۔

مگر ہم کو ان کا جواب دینا مطلوب نہیں۔ نہ پہلے مضمون ہیں

یہ لوگ ہمارے مخالفت سے نااب اس کی ہمارا خطاب ہے۔ ہم تو

پہلے بھی براہ راست اپنی حدیث سے کہہ دیتے اور اب بھی اپنی سے
کہتے ہیں کہ کیا آپ بھی اپنے جذبات کو کتاب و سنت پر ترجیح

دیتے ہیں یا کثرت تعداد سے مزدوب ہوتے ہیں؟ آپ براہ راست

یہ یوم حین کی کیفیت تو مزدوب پڑھی ہو گی۔ کیا اس پر کسی ہور و تبر

بھی کیا ہے؟ سورہ صاف کی آخری آیتوں پر کسی تامل فرمایا ہے
اگر نہیں تو یہی سے کہتے ہیں اب قرآن مجید کو کوئی کرونوں مقامات

کی باعث ہیarat تھا تو فرمائے سمجھئے۔ (یوم حین۔ سورہ قبیر ۲۷)

براہ راست اپنی حدیث! اہم آپ سے پھر عین گرتے ہیں کہ اللہ

تعالیٰ کا پسند کردہ دین جذبات کثیر و کم مذکور ہو گئے ہیں۔
یہ سکوہاف کرنے کیلئے کمریت باندھتے۔ اتحاد کے دل خوش

کوں گزنا ممکن العمل ترانہ سے وجد ہیں، نہ آئیے کیونکہ جو طریق

اتحاد ہمارے ساتھی عطر غلامی سے عطر سیاسی دماغ پیش
کر رہے ہیں اس پر مسلمان رہتے ہوئے عمل پر ایمان نا ممکن ہے۔

جا سے براہ راست اتحاد کے دین جذبات خود رعا داری برتنے کو تیار نہیں ہیں
مگر ہم کو رعا داری کی تلقین کیجائی ہے۔ اسوجہ سے کہ ہماری تعداد

قائل ہے۔ اگرچہ دقلیل ہن عبادی الشکر ہے کیجیں ہو۔

جزر کو چھوڑ کر ہپول کو بانی دینے سے درخت جب طرح قائم

ہیں رہ گئیں۔ اسی طرح بلا عقاہ کا اختلاف مشاہی اصلاح ہوئی
انہ کھرا مو شیرزادہ بیعت ہوئا محال اور نامکن ہے۔ بجز اس صورت

تے کر مثل نہیں ہے۔ یہود اور میزود کے ہمارا ذمہ بھی براہ راست

اور یوں کام بآجوجات۔ اور جھن ایک سیاسی مذہب نیاقا تم پر جائے

ہم کو افسوس ہے ان اپنی قلم پر کہ جو اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ کشیدگی اور

انہا قریبی کا باعث اختلاف ہی ہے کہ پریا زیادہ اصولی ہو یا ذری

زہر قریبی ہے۔ یہ لوگ اختلافات کو مٹانا چاہتے ہیں دو داری

کے خرید رہے۔ کام کو کوئی تعلیم جو کہ رعا داری کمزوری کا نام ہے اور

کمزوری سے تو کمزوری ہی کا حاصل ہوئی ہے۔ اکبر نے رعا داری برلن

تو پہلے کیلئے مخابیہ ملکہت میں فتنہ قائم ہو گیا۔ لامگرس میں مسلمانوں نے

دو داری برلن فوجیت میں اعتماد کیا جزاہ خلکیا۔ اب تھوڑا

سا اسلام برائے نام باقی ہے۔ انشہ رحمہ فرمائے۔

کے سچے میں چاروں اماموں سے بڑھ کرستے۔ اگر اس ایک
سے آپ ان چاروں اماموں کی تقلید کے فرض و واجب
ہدنے پر استدلال کرتے ہیں تو علفاء راشدین کی تقلید بھی
ادلے کرنی چاہئے۔

آپ کہتے ہیں کہ غیر مجتبید پر مجتبید کی تقلید فرض و
واجب ہے۔ اس آیت مقدسہ کے کن الفاظ کا یہ
طلب ہے کہ مجتبید کی تقلید غیر مجتبید پر فرض و واجب
ہے۔ چاروں اماموں نے یہیں خود بھی مسلمانوں کو
اپنی تقلید کی طرف بلا یا ہے؟ اگر نہیں تو وہی بات
ہوئی کہ پیران یعنی پرندہ دمیریاں سچے ہر ایشہ۔

حق بات یہ ہے کہ اس آیت سے یہ استدلال
کرنے کا غیر مجتبید پر مجتبید کی تقلید فرض و واجب ہے،
سراسر غلطی ہے اور مسلمانوں کو دھوکا دینا ہے۔
(حبیب اللہ کلرک دفتر نہر امیرت)
حج کے عوائد

تجھے بھی خبر ہے کہ کیا ہو رہا ہے
کہ چرچ ایضاً جا بکس ہو رہا ہے

لکھ کر رہا زادہ ارشاد فوجیہ ایک ای امداد میں کہ
جبان کا ہر ذرہ ایمان خلیلی اور ملت ایسا کی دعوت دے رہا ہے
صاحب بیت کیلئے ایک بحق ہے کہ اپنی تنہوں مادوں اور
جذبات کے گلے ہر چیزی میں فوائی دے رہا ہے اور ای ای اولاد ای ای
تبارک دخالت ایضاً عزماً کے احکام کو عزیز رکھنے والے ہی قدر
ایکم لہاڑی کے ہلاکتے جا سکتے ہیں۔ اس کیفیت کو نظر کھلکھل
اجبار ایضاً جس جو ایسا جو ایسا ہے میں جو کے بعد کیا ہو گا کی
سرخی سے ایک مضمون دھماکہ شائع ہوا تھا۔ اور جو اہم ایک
ظاہر کیا تھا اور ایک دس کے اسکا نتیجہ ہے مجہوہت لگتا۔

فاغدہ ہے کہ ایک کسان کو فیصلہ ہونی جانتے تو اس
کیلئے زین کو پہنچتے تباہ کرتے ہے۔ او جانتے رہتے کیتھی تھی
دیکھا رہتا کہتے ہیں کہ فداں جیسے ایکیں کا لاثر کھلکھل
ہم نے بھی مضمون نہ کوئی، ایکبار خیال کیا تھا۔ اور ایک جو اہم ایک
ادالہ ایک دو داری صاف کہ رہے ہیں۔ ایسا خلافت۔ خلافت کیوں
کی تھا تھے۔ اور ایک ایسا کہ مسیح صورت خلافت کیوں دیکھی دیکھی کہہ دیا
کا کرن کر کریں ایک ایسا کہتے ہیں کہ دو تک رسیں

ملیے اجنبیت موجود ہیں۔ یہ نہیں بلکہ نیا میں ہی آپ کے
مرزا صاحب قادر یا ان کی طرح بنی بن پیغمبریں۔ کیونکہ اس
طرح بہت سی دشمنوں کا سامنا ہوا۔

مثال کے طور پر میں کہ اگر آپ کا ادا آپ کے
مذہبی کافر مودودہ صحیح تدیم کر دیں تو اسکا نیز بھی خلائق
کو جو مسلمان اس دعا کو تلاوت کرتے ہیں اگر ان کی
یہ دعا مستحب ہے جو اسے تو مرزا جبی کی طرح وہ بھی بنی
ہو سکتے ہیں۔ پھر عام مسلمانوں اور مرزا جبی سے
دریمان کیا فرق رہ۔ بلکہ اس دعا کے ذمہ پر ایک

مسلمان بڑے سے بڑے ملیل القدر اور الاعظم غیر
کاظم پڑھ سکتا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ جب مرزا صاحب کی تھیانی
لیتھوں خود بنی۔ رسول۔ کرشن۔ دغیرہ وغیرہ رب
کھصین ہے کہ تو وہ اس دعا کو دیکھوں پر تھا کہ
تھے۔ بالآخر چیز ہی تھی تھے ؟

دوسری بات یہ کہ آپ لوگ (مرد۔ عورت)
جو اس آیت کو برہست ہیں۔ کیا مرزا حودہ تیں سب
بنی ہو سکتے ہیں۔ اگر ہو سکتے ہیں تو ان مددلوں میں
رجتکو غدت کی دگری ٹھیک ہے اور مرزا جبی میں کیا
فرق ہے کا؟ اگر فرمائیں کہ جوہ تیں بنی نہیں ہو سکتیں
تو حضرت مرزا جبی ملجم کے الیام۔ یا ماہم اسکن
افت و ذر جلت المجنۃ (رابعین) ملاحظہ کریں۔
مرزا جبی ایک وقت مریم بھی تھے۔ نہ صرف هم ہی
بنت جلد عورت ہونے کی حالت میں انہیں ہمیں بھی
آتا تھا۔ پس ثابت ہوا کہ اذکم مرزا جبی عورت تیں
مرزا جبی کی اصطلاح میں بنی ہو سکتے ہیں۔ اگر
نہیں ہو سکتیں اور یقیناً نہیں ہو سکتیں تو انہیں
یہ دعا پڑھتے کی تکلیف نہ دیں۔ آپ لوگ تو پڑھتے
رہیں۔ یقیناً ہذا میدعا رہیں۔ ایک روز مرزا جبی کے
سماں برسنے والے جو نبیت کا اعلان کردیا۔ سچان اللہ۔

ثیسرا بات یہ کہ اخضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جو سید الالہیا ہیں وہ اس آیت کو کہیوں تلاوت فرمایا
گرتے رہتے۔ بعد از خدمہ بزرگ کوئی فتحہ مختصر کے
ہوئے جو نبیت کیا خدا تعالیٰ کیلئے ؟ (الحمد لله) مرزا جبی
جو بیوں خود بنی بنی میکے تھے وہ بھی اس دعا کو چڑھا

گرتے رہتے۔ تایید اسی وجہ سے ایک مرتبہ خواب میں
جو بیو اُن اللہ بنی بنی نجتے رہتے۔ (آنینکے لالات الاسلام)

چونکی بات یہ کہ صفاہ کرام رعنوان اللہ علیم
ابعین چہا خضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پر
جنہوں نے حصہ پر فوج پر جانشی فرمان کیں جنہوں
نے مرزا جبی سے پدر جہاڑا یادہ اس دعا کو پڑھا۔ مگر
اُن میں سے کوئی بنی نہیں ہوا۔ تایید مرزا جبی کیہے تھیں
کہ اُن کی وعات قبول نہیں ہوتی۔ افسوس بہیں عقل
داداش صد هزار افسوس۔

فارغق، الخلم خضرت عمر ابن الخطاب اور اس اللہ
العالیٰ خضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم ہبیے
جان شاروں کو دربار خود سے "لا بنی بیوی"۔
(میرے بعد کوئی بیوی نہیں) کی پیاری آواز آتی ہے۔
اور مرزا جبی قادر یانی کو فوراً سے پیشتر نبوت کا دینوں
ٹھیک ہے۔ جبل مہال۔

پابلو صاحب! آپ کو معلوم ہے کہ عام لوگ
سرکاری دفاتر میں بلا اجازت داخل ہیں ہو سکتے ہیں
جو دہان ملازم ہیں جس کے دفتری چہرے اسی اور دیگر ادارے
پلارڈک ٹوک اسی طرح چلے جاتے ہیں جو طرح ایک
بڑا نیل۔ نہ صرف یہ بلکہ اُسی دفتر میں اپنے اپنے
کاموں میں شخوں ہوتے ہیں۔ پس کیا آپ سب کو
جز نیل ہی سمجھے ہیں؟۔ یا سب کے سب آپ کو ہم اسی
دفتری ہی نظر آئیں؟، ایسا ہوا تو شاید آپ کو اپنی
کے میں جانیکی تکلیف دیکھائیں۔

جب سب کے سب آپ یہ دفتر میں کام کر سکے
کی وجہ سے ایک درجہ کے نہیں ہو سکتے۔ اور یقیناً
نہیں ہو سکتے تو پڑھتے میں جتنے مسلمان داخل ہو گئے
جبان کے اللہ عز وجل کی منعم علیہ جماعت بھی ہوئی تو وہ
سب کے سب بنی کیسے ہو جائیں؟

دوسری مثالی سلسلہ۔ ایک بڑے ہال
میں گورنر صاحب پہاڑر۔ اُن کے سکرٹری۔ اور بھائیو
کوئل کے ممبر تشریف رکھتے ہیں۔ کیا آپ سب کو
گورنر بھی سمجھیں؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو انہیں
کرام قلیم الاسلام کی محیت سے سب کو نبوت کی دگری
کیسے مل جائیں؟

تیسرا مثالی سلسلہ۔ ایک باغ میں بلکہ بھا
مالک باغ بھاگ میں موجود ہے۔ اُسی باغ میں اُس کے
مردوں اور باغبان کام کرتے ہیں۔ کیا وہ سب کے
سب ایک ہی باغ میں موجود ہوئے کی وجہ سے مالک
باغ یا باغبان ہو جائیں؟ اگر نہیں تو جنبت میں نہ
لایہ جماعت کی معیت کی وجہ سے سب بنی ہی کیے
ہو سکتے ہیں؟ اگر بھی ہی ہوئے تو صدقہ شہید
اور صالحین کی تحریق کا کیا مطلب ہے۔ میتہ کی وجہ
تے نسب بنی ہی کروں نہ ہوں؟

پابلو صاحب! اگر آپ ذرا بھی سمجھ سے کام
لیں تو آپ کو ان آبادت مقدسہ سے ہی ذرا روشن
کی طرح معلوم ہو جائیں گا کہ صہرا اعظم مسند قائم پر جلنے
اللہ اور رسول یعنی قرآن کریم اور حدیث شریف
پر عمل کرنے سے ایک مسلمان صدیق۔ شہید اور صالح
کے درجے حاصل کر سکتا ہے۔ مگر نبوت کا درجہ ایسا
نہیں جو ان کو اس کے اعمال کے حوصلہ مل سکے۔ اگر
یہ پڑتا تو صاحب کرام رضی اللہ عنہم عز و جل اس دعا کو پڑھے
جاتے۔

دل چاہتا ہے کہ آپ کو ہبہ مثالیں منا کر اس
مسئلہ کو اور داضع کیا جاتے کہ حضور بنی کرم علی اللہ
علیہ وسلم کے بعد کوئی بنی نہیں ہو سکتا۔ تقریباً یقین
کا مل ہے کہ بہت صاف اور سیدھے طریقے سے یہ
بات ثابت کر چکا ہوں۔ اسی نتیجے کی وجہ میں مزدھی
معلوم ہوتا ہے۔ ایک سلیم الشیع اور حق کے مثالی شی
کے لئے بہت سچ ہے۔

خدا تعالیٰ سب کو صراط مستقیم پر جلنے کی توفیق
نخشے اور آفرت میں اُن لوگوں کی محبت کا خیز لفہیب
ہو۔ جن پر اُس نے بڑے بڑے اذیات فروختے
آمین ثم آمین: ۱۰
(خادم عبد الکریم (میرشی) اذکور گلگٹی شملہ)

لهم اسٹھ طرزا

مرزا صاحب کے ایام میں پر بحث کر شکا بگاہے کہ ابھا
یں اختلاف ہو گا میوسن اللہ یونیکے نقطہ نظر میں ہے۔

تمیت ۱۲ (مشیر الحدیث)

گلہر و پلہر

(کذ شتر سے پیوستہ)

۲۶۰، ۱۸۴۳ء میرے بھی خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ یہ راجہ اور پرچلنے والی براں دایوں کی بھلی پر کار رکھتا کر۔ میری ناف سے بچے گپت اندری سے نکلنے والے اپانے دایوں کی رکھتا کر۔ میرے قسم کے مختلف اعفناوں میں رینے والے بیان دایوں کی رکھتا کر۔ میری انگلوں کو محنڈ کی دیکھنے والوں کو شاستروں کی باتی سنا۔ میرے پڑائوں کی وفاقت دے۔ سوم تبا اور پورے امازوں کو حاصل کر۔ اس انوں اور جیوانوں کی حقافت کر۔ جس طرح سورج کی کرنیں نہیں بر سارے کاموں کا وجہ ہوتی ہیں اسی طرح تو بھی اپنے گھر کے کاموں کو اچھی طرح پورا کر۔

(بیجروید ۱۵۷)

خالکسار۔ یہ منتر بھی خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ یہ ایک عورت کا کلام ہے جو اپنے خادم سے طاقت درکھشاد کام کو کہہ رہی ہے۔

۲۶۱، ۱۸۴۳ء اپنے بیتی تو موسم سرما میں میری رکھتا کر۔ میرے پڑائیں کی رکھتا کر۔ میرے اپانے دایوں کی رکھتا کر۔ میرے کاؤں کی رکھتا کر۔ میری زبان کو اپنے کلام سے تعلیم دے۔ میرے من کو پر تک میری آنکی رکھتا کر۔ اور مجھے علم و مقل کا دان دے۔ (بیجروید ۱۵۸)

خالکسار۔ یہ منتر بھی خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ یہ ایک عورت کا کلام ہے جو اپنے شوہر سے رکھتا کو کہہ رہی ہے ۲۶۲، ۱۸۴۳ء راجہ آپ ہمارے عذائیں و شمنوں کو ہم سے در کیجئے آپ ہمارے خپی و شمنوں کو ہم سے دور کیجئے۔ آپ ہمارا کسی قسم کا سر لونڈ نہ کریں اور سماں سے خوشی دے۔ میرے آپ کے زیر سایہ پر ایک قسم کے سکھ کو حاصل کر سکیں۔

(بیجروید ۱۵۹)

سلہ خدا جاتے وچہ دل میں اورت مرد کے ایسے کلمات کی شائع کر سکیں کیا صورت سمجھی گئی۔ میر سماں

خالکسار۔ یہ منتر بھی خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ یہ راجہ کی رعایا کے اشخاص کا بنایا ہوا ہے جو راجہ سے اچھے دشمنوں کے دد کرنے کو کہہ رہے ہیں ۲۶۳ء ۲۵۵، اسے علم کے زیر دست آراء راجہ آپ بارے روز آور دشمنوں پر فتح حاصل کیجئے۔ ہمارے جو دشمن میدان جنگ میں ضیہ رہتے ہیں آپ ان کو بھی ہم سے دوڑ لیجئے۔ آپ ہمیں آندھیوں والا شک اپدیش کر جائے۔ ہم لوگ آپ کر جائے۔ دو گارہیں ہمارے سینہد ہی ہم سے مخالفت کرتے ہیں آپ ان کو بھی ماریں۔ (بیجروید ۱۵۶)

خالکسار۔ یہ منتر بھی خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ یہ راجہ کے لوگوں کا بنایا ہوا ہے جو راجہ سے فتح حاصل کرنے کو اور دشمنوں کے دد کرنے کو کہہ رہے ہیں اور آپ کو راجہ کا مدگار نظاہر کرتے ہیں۔

۲۶۶، ۱۸۴۳ء طاقتو رگیانی دھیانی اور صاحب اولاد

تیج دھاری و دوان آپ گلائے دغیرہ کی سوائی

ہیں انماج کے مالک ہیں آپ ہمیں بھی مال د

تاریخ سے بہرہ در کیجئے۔ (بیجروید ۱۵۷)

خالکسار۔ یہ منتر بھی خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ یہ کسی انسان کا بنایا ہوا ہے جو کاشتے اور انماج کے سوامی

(کاشتکار) سے مال متریخ کی نسبت خواہش کر رہا ہے

۲۶۷، ۱۸۴۳ء راجہ آپ میدان جنگ کی تمام مخالفت

کو برد اشت کر سیوائے ہیں آپ کی طاقت

عظیم اشان ہو آپ اپنی خوج کی طاقت مستقل

طود پر بڑھائیں۔ ہم آپ کی مرضی کے مطابق چلیں

(بیجروید ۱۵۸)

خالکسار۔ یہ منتر بھی خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایک راجہ کی رعایا کی خواہش ہے کہ اسے راجہ تیری

طاقت عظیم اشان ہو۔ اور راجہ کی خوج مستقل طور پر

بر سرے اور اسے راجہ ہم آپ کی مرہنی کے مطابق چلیں۔

۲۶۸، ۱۸۴۳ء پڑھی الکھی استری (عورت) میسر اگر

ہے جو کہ ہر موسم کے مطابق آرام دہ ہے تو نئے

تھے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس زمان کی باتیں ہیں جب

دیواریں بن جائیں اور تحصیل علم اور جنگ فلتم و قم کا رواج

ہو گیا۔ پس ویدا بند اس دنیا سے نہ ہونے ۲۶۹، میر سماں

بُس علم کو حاصل کیا ہے تو اس پر عمل کرنی پڑتی
دھرم پر قائم رہ ادا سی طریقہ پر جلکھی رہار سے مال
و متاریخ کو ترقی دے۔ (بیجروید ۱۵۸)

خالکسار۔ یہ منتر بھی خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ یہ بہت سے لوگوں کا بنایا ہوا ہے جو راجہ سے کہہ رہے ہیں کہ
عورت یہ تیرا لگھ رہے ہو تو ہمارے مال و متاریخ کو ترقی دے۔

۲۷۰، ۱۸۴۳ء میدان جنگ میں لڑتے داشتے بہادر د
ام ہمارے غالبوں فاغلوں کی اعہم حصہ بچوں
کو تو نکھنداوں کو حاصلہ عورتوں کو بچوں سے باپ کو
ماں کو اور ہماری عورتوں کے بھاری ہمبوں کو
ہرگز ہرگز بھیرتی مت کر دے۔ (بیجروید ۱۵۹)

خالکسار۔ یہ منتر بھی خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ یہ بہت سے اشخاص کا قول ہے جو میدان جنگ میں لڑنے والوں سے کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پال بچوں اور ماں یا بیوں دغیرہ کی بھیرتی مت کر دے اور ان کو بلکہ بھی نہ کر۔

۲۷۱، ۱۸۴۳ء سپ سالا۔ تو ہمارے نو زاریہ بچوں کو بانجھی
یہیں کے لگ بھکٹ مل کر بچوں کو بھی کوئی نہیں
بڑھوں کو گاٹے بھیر بکری دغیرہ کو گھوڑے
لختی وغیرہ اونٹ کو مت مار اور ہمارے پر جوش
بہادروں کو استہلاک کر دے اور اس کو بلکہ بھی نہ کر۔
کر سے ہیں۔ (بیجروید ۱۶۰)

خالکسار۔ یہ منتر بھی خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ یہ بہت سے ان انوں کا بنایا ہوا ہے جو سپ سالا سے کہہ رہے ہیں کہ
کوئی ہمبوں دگاٹے دبچوں کو مت مار اور ہم لوگ
پہ سالا تیری تخفہ تھالٹ سے آٹھ جھلکت کرتے ہیں۔
(بیانی آئندہ)

نشی محمد و اڈد خان ناولیت

از سمجھل ضلع مراد آباد۔

۲۷۵، اس سے معلوم ہو آکر اس زمان کی باتیں ہیں جب دنیا
میں کاشت بھیر بکری اونٹ وغیرہ ہزار و میلہ موجود تھے جو نک آریہ
تاریخ کے قابل ہیں لعدا ان جلوں میں سوات سکنہ کے جانبیں
کئے۔ اسٹنے معلوم ہو آکر یہ اس سو قوت بنت جب دنیا میں گزنا اٹھ
ہو گیا۔ پس ویدا بند اس دنیا سے نہ ہونے ۲۷۶، میر سماں

قادیانی مہشن

حتم بیوٹ

ہر رائی گر سچے ط

ہمارا بہت بڑھ سے خیال میں کو تعلیم یافتہ
الصحابہ نہایت آزاد حیال ہوتے ہیں۔ جب تک
کسی بات کی ہوئی اور دلیل حادثہ نہ ہو وہ پر گز سلام
نہیں کرنے۔ مرا فوس کہ قادیانی مہشن کی پر گزاریوں
پر لفڑ کر کے ہیں ماننا پڑتا ہے کہ آج دنیا میں ایسے
لوگ بھی موجود ہیں جو اچھی خاصی تشیم ہتھ کر کریم
(بی۔ اے) ہونے کے باوجود بلا حد پسے سمجھے کسی
بات کو مان لیتے ہیں۔ اور بغیر آزمائے کسی ریا کار کے
جال میں پھنس جاتے ہیں۔ نہ صرف خود پھنستے ہیں بلکہ
عوام کو بھی پھنسانا چاہتے ہیں۔

اس وقت ہمارے سامنے مسئلہ حتم بیوٹ بر
ایک مباحثہ کی روئی دو موجود ہے جس میں ایک ہر رائی
(بی۔ اے) نے عوام کو بہت کچھ منفی طبقے دئے ہیں۔
یاد ہو وہ مذہبی تعلیم میں بالکل کو رسے ہیں۔ پھر صورت
مسئلہ حتم بیوٹ پر مسلمانوں کی طرف سے دو آیات
پیش کی جاتی ہیں جو اپنا مطلب آپ پڑائے ہیں کسی
تفصیل یا حاشیہ کی محتاج نہیں۔

ما کان حجین اباً احمد من ذیgalah و نکون رسول
الله دخان رالنہیں۔

یعنی ائمہ رضا صلی اللہ علیہ وسلم کسی مرد کے باپ
نہیں۔ مگر وہ اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے
سلسلہ کو ختم کر دیوائے ہیں۔

مطلوب بالکل صاف ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ
 وسلم کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئیگا۔ یا یہ کہ آپ
(صلی اللہ علیہ وسلم) نبیوں کے سلسلہ پر مثل چہرے کے ہیں۔
جس طرح خط لکھ کر بند کروایا جاتا ہے اور اُس پر پھر
لگادی جاتی ہے۔ پھر اُس میں ایک بڑت تک
نہیں بڑھا سکتے۔

تفصیل سے بقیتا واقعات بدل جاتے ہیں اور ان
کی مسویں نسخہ ہو جاتی ہیں۔

ابھی ابھی مولانا محمد علی صاحب کا وہ مضمون
جو مکمل نظر اور سلطان ابن سعود خلدانہ ملکہ کے متعلق
پھردا اخبار۔ اور اخبار میں "کادہ مخصوص" ہو ایک
معتبر حاجی کی شہادت کے شوان سے خالع کیا گیا ہے
ہماری نظر سے گذرا۔ جس سے ہماری ہدایت کی کوئی انتہا
نہ ہے۔

مولانا محمد علی صاحب سے ہمارا تعارف ہے
کہ مغلیہ میں ہماری ان کی ملاقات ہیں۔ موقر کے ایک
اجلاس میں ہیں بھی شرکت کا انفاق ہوا۔ ہمیں
تعجب بالائی تجوب ہے کہ مولانا محمد علی صاحب کے
فلم سے حضور ما ایسا مغمون اخبار کے صفحات پر اسے
اگر کوئی غیر دارمہ دار شخص ایسا لکھتا تو محل تعجب نہ تھا۔

یہم بلا خوف یہ کہنے کی جرأت کر سکتے ہیں اور سلطان
ابن سعود خلدانہ ملکہ کے متعلق ہو مغمون شائع
کیا گیا ہے حقیقت واقعات اسکے بالکل خلاف
اور بر عکس ہے۔ ہم اپنے گرفتاری بھائیوں سے
نہایت زور دار الفاظ میں مگر نہایت ادب سے
عرض کر رہے ہیں کہ ہذا کے دلائل میں معاہدین
جو کذب اور بہتان سے ملووپیں شائع فرمائے
مسلمانوں کو پریشان اور ان کیلئے کوئی جسمہ یہ
جواناگاہ تیار کرنے کی کوشش نہ فرمائیں مسلمانوں
کی موجودہ مصیبت ان کی بریشانی اور پی سرومانی
کے لئے کچھ کم نہیں ہے۔

یہم ان واقعات کی تردید کے تعلق قرآن
مجید کی اس آیت کے سوا اور کبی عرض کریں کہ
سچواناک ہذا بھتان غظیم یعظیم کم اهلہ
آن تعود دامتلہ ابد، ان کشمکشم موصیاں۔

(جان محمد مصیکہ دار و نمبر مرتبہ جبلپور مکہ متوضط
قاچی محمد بن سان سوداگر منڈل۔ بی۔ بی)

خط و گفتہ

کے وقت نبیر ہزیر ادی کھن اصروری ہے
رجیب الحدیث

مولانا محمد علی صنائے مضمون

ایک حاجی کی سعتبر شہادت

محمد صرگزارش

مکرمی جناب ادیتھ صاحب الحدیث والامت برکاتہ
ہمیر بانی فرمائے مغمون بذا اخبار الحدیث کی کسی قریباً شاست
تکمیل فرمائے۔ اگر خود رہی تو اسند
مفصول جواب بھی مرداز کر دیا جاوے سکا۔

جو حالات مولانا محمد علی صاحب نے شائع کرائے
دہ بالکل خلاف ہیں۔ جیسا کہ ہمارے صوبہ کے معزز
حضرات حاجی سماں میں مثل جناب حاجی قاضی محمد علی
صاحب سوداگر منڈل اور جناب حاجی مشی بن محمد
صاحب مصیکہ دار جبلپور وغیرہ کی زبانی معلوم ہوئے
ہیں۔ یہ نہایت معزز اور ثقہ میں۔
(راتمداد وحسن القماری از جبلپور سی۔ پی)

(مغمون یہ ہے)

یا ایما الدین امنوا القوا اللہ وقولوا قولہ
سدیداً یصطب لکم اعمالکم ویغنم لکم ذائقکم
دمن یطعم اللہ در سولہ فضل فاز خوزاعظیماً۔
یوں تو عموں اپر ہم من مسلم کیلئے کذب بیان
پڑتین گناہ ہے۔ حضور پر نور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ دل میں ایک دریافت کا خلاصہ ہے
کہ مومن سے بعض گناہ و قوعہ میں آسکتے ہیں لیکن
وہ کذب بیان کے ساتھ پر گز اپنی زبان کو آلوہ
نہیں کر سکتا ہے۔ اور اسکو نہیں مرتبہ نہایت تهدیہ
کے ساتھ ادا شاد فرمایا۔

حضور ما ایک بزرگوں کیلئے ایسے قیمع امر کا اتنا کام
کرنا کہ شرمناک ایسا سوز اور گناہ کی بات ہے
جو ابھی ابھی گز اڑہ میں شریفین۔ گلبین جہیط وحی۔
چون نار منزل رسول کی زیارت سے مان مال ہوئے
اوہ ان کے تروتازہ پھول سے دامن مراد پڑتے۔
واعداً کے رنگ امیزی۔ ان میں لفظی
و محتوى اکثریت۔ لسان کی تجدیل الفاظ کی محتوى

AsliAhl-e-Sunnat.com

ملکی مطلع

سازش سمنا کا ضمیمه

ارمنی مرجووب ہو کر فرانسیسیوں کی طرف سے رونے سے انکار کر رہے ہیں۔ فرانسیس کی لکھی اخراج چلی آ رہی ہیں۔ لیکن جواہریں بھی بہت بڑے جیسا پر فوجی انتشار کر رہے ہیں تاکہ پوری طاقت سے مقابلہ کیا جائے۔

جمیعت چالیت

منی کے مقام پر مصری کمانڈر فرغون مزاجی سے جو عادث فاجعہ ہوا تھا۔ اُسکی تفہیل اُم القریب کے ذریعہ ہندستان میں شائع ہو چکی ہے۔ اسکے بعد مولانا محمد علی نے جواہری ہر سر ادا سے۔ اپنی ہر ہر تحریر اور تحریر سے مخدیوں اور ہندستان کے الجھٹیوں کی خدمت دشمنی کرنا اسلام کی سب سے بڑی خدمت سمجھے ہوئے ہیں اپنے طویل اور مخصوص انداز سے تحریر کر دے کرتا ہے۔ اس داقعہ کو مصری کمانڈر کے بیان کے مطابق ہے وہ ہندوی بیان سمجھتے ہیں جو کچھ لکھا۔ اُم القریب کے بیان سے بالکل مختلف تھا۔

اس کے بعد ہندستانی حاجی فراہمیح سو فاسخ ہو کر داپس آگئے۔ ان میں دہلی کے بعض علماء الحدیث بھی تھے۔ شاید انہوں نے کہیں کسی ببلہ میں تقریر کر رہے ہوئے مولانا محمد علی کے اس بیان کی تردید کر دی ہوگی۔ بس پھر کیا تھا "اجمیعت" کے فاضل اور یہر نے جو مولانا کا الیامی بیان لکھ کر بعض الہدیث کے بیان کو حجیت ہا ہلیت سے منوب کر دیا۔

اب جو "اجمیعت" کے اپنے نہ نکارنا مکتوب "اجمیعت" میں شائع ہو رہا ہے۔ اسیں نامہ نگار مذکور ہے کہ اسی داقعہ کو لکھتے ہوئے عدلی پاش کے بیان میں جو اُس روز مولانا شوکت علی وغیرہ کو دیا یہ بھی تحریر کر رہا ہے کہ ہم نے اول ہولی فیر کئے۔ اسپر بندیوں کی طرف سے بندوقوں کے فیر ہوئے۔ بعد ازاں ہم نے بھی بندوقوں کے فائز کئے۔

کہنے مولانا محمد علی کے بیان میں "مخدیوں کے فیر" کیاں ذکر تھا جو اپ کے نامہ نگار نے لکھا ہے۔ شاید اپ کے نامہ نگار نے سمجھا ہو چکا کہ مخدیوں کے بد نامہ کرنے میں مولانا نہیں تھا۔ اسے جو کمی رہ گئی ہے اُسکو کسی طرف صڑد پورا کر کے ثواب حاصل کرنا چاہئے۔ اسی کو کہتے ہیں "حجیت ہا ہلیت"۔

علوم ہوتا ہے کہ ترکی کی بر سر اقتدار سماں پاری کا ایسی بوش انعام ملنا ہے۔ اُس کا ارادہ ہے کہ ملک کو اپنے تمام سیاسی مخالفوں سے پاک کر کے من ملی کارروائیا کرے۔ اگرچہ اُس سے اپنے اقتدار سے نجاڑ فائدہ اٹھا کر اپنی مخالفت سیاسی الجھٹیوں کو نا یاد کر دیا ہے۔ لیکن اب وہ اپنے سیاسی مخالفوں کو غیبت و نابود کرنے پر تلی ہوتی ہے۔ قسطنطینی کی تازہ اظہار مظہر ہے کہ دہلی سامنے لیے گئے ہیں پر سازش سمنا کے مسئلہ میں مقدمہ چلا یا گیا ہے جن میں سالیں دہرا تک شامل ہیں۔ کسی زمانے میں انہا لعلق "انہن اتحاد و ترقی" اور "ترقی پرورد" سے رہ چکا ہے۔ سرکاری دیکیں سے ان میں سے اکثر کیلئے مفرید کی تراکاحدالت سے مطالبہ کیا ہے اور بعض کیلئے دس دس ریس کی قید کا۔

بیسا کر پہنچ مقدمہ کی کارروائی سے معلوم ہو چکا ہے عدالت سرکاری دیکیں کے مطالبہ کو منظور کر لیگی۔ اور قوم کے یہ بہترین افراد تر کی قوم کی خدمت کرنے سے ہمیشہ کے لئے محروم کردہ جائیں گے۔

چہارشام

شام میں سرکرد جہاں و فتاویٰ بر ابر بھاری ہے۔ ایک بہت بڑی رہائی جس میں ۱۶ بزرگ فرانسیسی پاہیں پڑتے ان کے سوادی مارے گئے تھے۔ لیکن پھر نہ کھانی پڑی۔ ایک رہائی میں پانچ ہزار فرانسیسی فوج میں سے ۲ بزرگ تر قع ہو گئی۔ اور بقیہ فوج اپنی میں تباہ وہ بیوی ہو گئی۔ دشمن کی یہ عالت ہے کہ داک اویار کا کام بند ہے۔ کوئی ریلوٹ کا لائقی ہے نہ بہاں سے جاتی ہو۔

کوئی جواہریں پڑ کر رہے ہیں۔ اور دسری طرف دکن میں بند کے آستانہ پر جیسی سالی کرنے کی نکریں ہیں۔ دشمن میں کوئی جنہیں غماٹ کے جملہ دیا تھا۔

محل کیا ہے؟ اور مخدیوں نے اُسکو کیوں سُم کیا؟ مولا نا کے خط سے ناظرین کو معنوم ہو گیا ہو گا۔

مصریوں اور پنجابیوں میں

ہندستان کی طرح مصری علامی کی رنجیدوں میں جکڑا ہوا ہے۔ اور ہندوستانیوں بھی کی طرح مصری بھی قبر پرستی وغیرہ مشرکان در سوم میں بنتا ہے۔ اسلئے اُن مصری بھی ہندوستانیوں کی طرح مخدیوں کو ٹالیاں بیں تو تعجب کی کیا جاتے ہے۔

ہمارا تجویز ہے کہ حادثہ منی کی نہ میں بھی مصریوں کا وہ ابغض و کینہ کام کر رہا تھا جو انہیں مخدیوں کے ساتھ اختلاف عقائد کی بنا پر ہے۔ اور عدی پاشانے حجازی غرباً میں تقیم فیرات کو روک کر اور اس کے رد کئے میں مخدی حکام کی دست درازی کا بہاذ کر کے حجازیوں کو مخدیوں کے خلاف بھڑکانا پا جائے ہے۔ اور اسی سے عدی پاشا کے اس بیان کی حقیقت ظاہر جاتی ہے۔ جسے مولانا محمد علی نے وحی آسمانی سمجھ کر ہندستان میں شہر کیا ہے۔

ٹا اُز اُت انڈیا کے نامہ نگار نے بعد اسے جو تاریخی اُس سے اس سازش کی ارز انشا ہوتا ہے جو قبہ پرست سلطان ابن سعود کے خلاف کر رہا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ

علوم ہوتا ہے کہ آجکل مصریوں اور پنجابیوں کے درمیان جذبات مخالفت بہت زیادہ برس رہی ہے۔ اور مصریوں میں وہ میوں کے ذمہ اس سخت زبان استعمال کر کے بلکہ ٹالیاں رکھ رہا ہے اور کسانیں لکھی ہیں۔ جو انہوں نے یعنیں طباعت بغداد سمجھی ہیں، کیونکہ ان تھانیت کے طبع کرتے کی مصریں اجازت نہیں دیجاتیں تھیں۔

قبہ پرستوں کا آخری تیار

قبہ پرست لیڈ جا بل سلطان ابن سعود کے خلاف بھڑکا کر ایک طرف تو ان کی کملیت اپنی جیسیں پڑ کر رہے ہیں۔ اور دسری طرف دکن میں بند کے آستانہ پر جیسی سالی کرنے کی نکریں ہیں۔

مسلمانوں کو لاد مشتمل اور پریلک بے کہ جس
طرح بریلی کی آریہ سماج میں وہ مسلمان بچوں کو بھی اگر
لیجوں یا اگیا تھا، اسی طرح شاید اس روز کے کوئی نہیں
چایا جاتا۔

اس پر ضرور عمل ہو

سنگھٹنی بندوں میں سوامی ستی دیوبجی ہبہت
مشہور ہیں۔ آپ کبھی مسلمانوں کو وطن پرستی کا سبق
دیا کرتے تھے۔ آپ کی تقریر کیا ہوتی ہے کہ یا مدد اور
کے خلاف مثین گن جل رہی ہے۔ آپ دل میں
تہہیہ کئے ہوئے ہیں کہ مسلمانوں کو ہندوستان سے
نکال کر دم بیٹھے۔ اور اسکا اعتراف انہوں کے کئی بار
کیا ہے۔

مسلمانوں کو ہندوستان سے خارج
کرنے کیلئے آپ نے ایک مربکت شائع کیا ہے
جس کا نام ہے سنگھٹن کا بغل۔ اس میں ایک
ہندو فوج کی بھرتی کا پروگرام ہے۔ جس میں
آپ نے اس فوج کے لئے چودہ اصول لکھے
ہیں۔ ان میں سے ایک اصول بڑا مزیدار ہے
جو یہ ہے۔

۴۰، پر دیوی دہندو مورت ا کو چاہتے کہ
ہر وقت کشار باندھ سے رہے۔ اور کشار
جلانے کا فن دیا لوں میں سکھے۔

ہمارا بھی اس پر صادق ہے۔ ہندو دیلوں
کو صردار اس پر عمل کرنا جا سیتے تاکہ سب سے
سو سائی ہی اور قانون جوان پر قلم و ستم دھارے
ہیں۔ اور ہندو مرد جوان پر ختنیان روک رکھتے
ہیں وہ ان سے اپنا استقامہ لے سکیں۔ اور
ہندووں کو معلوم ہو سکے کہ ان ہندو دیلوں
کو "مسلمان غزوہ سے" اتنا دکھ نہیں دیتے جتنا
کہ ہندو سو سائی ہی۔

خط و کتابت

کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ مزد و مزدیر کیا کریں۔
(میجر احمدیہ)

ہے کہ آریہ مجاہدوں کی اس وحشیانہ اور سُنکِلہ اللہ کا جانشی
سے غریب والدین کو کس قدر مدد کردا ہے کہ ناگرا ہو گا۔
انہوں نے اس مذہب کے پریوں پر جوابی سُنگدی
اوہ سی قلبی سے اپنے مذہب کو بدنام کر کے سمجھتے ہیں کہ
وہ اپنے مذہب کی خدمت کر رہے ہیں۔

و شمن جہاں انکو اڑھی ہو گئی

کئی ماہ کا عرصہ گذرا اور سرہیں ایک ہندو گاندار
ایک مسلمان سے جھکڑ رہا تھا۔ نوبت ہاتھا پانی تک پہنچی۔
اوہ گرد کے ہندو گاندار اس کی مدد کیلئے اٹھے اور اس
مسلمان کو تو زد و کوب کرنے لگے۔ اتنے میں ایک مزید ہندو
بزرگ جو لمبی ڈاڑھی سے مولوی صاحب معلوم ہوتے
تھے، اوہ ھر سے گزرسے۔ اور اس مسلمان پر ترس کھا کر
ہندووں کو تو زد و کوب سے باز آنے کی بُدایت کر لے گئے۔
ہندووں نے سمجھا کہ یہ کوئی مولوی صاحب ہیں
جس کی پرتوٹ پڑے۔ وہ مسلمان تو جان بچی لاکھوں
پابے سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ گیا۔ اور چھنس گئی بچاوی
ڈاڑھی دالتے۔ اُن جب حقیقت کھلی تو زد و کوب کرنے
دلے ناہم ہو گرہے۔

آسی طرح فادات کلکت کے درواز میں ایک
معزز بنگالی صرف اسی جرم میں ہندووں کے ہاتھوں
مارا گیا کہ بچا رسے کی ڈاڑھی مولویوں کی سی لمبی تھی۔

آجکل دہلی میں ایک دلپٹ اور پلطفت داقع
ظہور پر ہر ہوا ہے جبکا اخباروں میں پڑ جا ہے۔
دائیوں ہے کہ میں پوری کے ایک بزرگ کا یتھ لاد
شوڑاں جو اپنی دصغداری کے باعث اولاد فہش کے
اس قدر پابند تھے کہ مولوی مدن کی بھی ڈاڑھی پہنچ
زیب دے رہی تھی۔ اپنے سمجھیے، سمجھیے کی بھی اور
ایک مسلمان دوست کے بچے کے ساتھ گھنٹہ گھر کے
پاس سے گزر رہے تھے کہ ہندووں نے اُنکو اس
خیال سے روک کر پہنچا شروع کر دیا کہ شاید یہ کوئی
مسلمان ہے جو کسی ہندو دیوی کو اعناؤ کر کے لئے جا رہا ہے
پولیس وائے بھی موقد پر ہنچ گئے۔ مولوی ناؤ کا یعنی
صاحب کو کوتوالی لیگئے جہاں ان کے بیان پر مسلمان
رکھ کے نے جوان کا شاگرد ہے اُستاد کے بیان کی تصریح

لکھنؤ میں ۲۔ اُگست کو قیہ پرستوں کی ٹینگ ہوئی
جس میں ایک تحریز یہ پیش ہوئی کہ قبیر پرستوں کا ایک
دفند والسرائے کی خدمت میں بنا ہفر مونگر معاشرات جماز
میں گورنمنٹ برطانیہ کو حافظت کرنے کی ترغیب دے
دوسری تحریز یہ پیش ہوئی کہ ایک دفندار اور ایران کو
سمجھا جائے اور چونکہ اسکے لئے روپیہ کی ضرورت ہوگی
اسلئے ایک دفند دورہ بے کے لئے نکلیں گا۔ اور جد اک
ہم میں کسی گذشتہ اشاعت میں لکھا ہے جزیب مسلمانوں
کی کمائی سے خوب لچکھرے اڑائے جائیں گے اور اسی
بہانے سے ایران کی سیر کیجاں گے۔

آریہ سماج بریلی کا واقعہ

آریہ سماج بریلی سے دو مسلمان بچے برآمد ہوئے
ان میں سے بڑے کی عمر ۱۳ سال کی ہے۔ یہ ضلع میرٹھ
کے ایک گاؤں کے رہنے والے ہیں۔ سکول میں پڑھتے
تھے۔ گذشتہ سال ایام تعطیلات میں اپنے گاؤں سے
اپنے باپ کو طلنے کیلئے دہلی آئے تھے۔ راستے میں
کراتے کے کچھ پیسے گم ہو گئے۔ اسلئے غازی آباد سے
دہلی تک کا نکتہ نہ لے سکے۔

غازی آباد میں ایک ہبادش نے انہیں دہلی پہنچا
کا فریب دیکھ بریلی پہنچا دیا اور دہلی انہیں آریہ سماج
کے مقیم غازی میں داخل کر دیا۔

جب بچے نے تو دہلی باپ کے پاس پہنچے اور نہ
والپس گھر تو والدین کو فکر لائی ہوئی بہتیر اتلاش کیا
لیکن بچہ نہ پڑلا۔ کلیچ بے سبیر کی سل رکھ کر فدا من بن ہو رہے
نوماہ کی طویل مدت گزگئی۔ بچوں کی اسقدر سخت
تلگاں کیجا تی تھی کہ انہیں اپنے والدین کو خٹک لکھنے
کا موقعہ نہ مل سکا۔ اُنہری ایک روز بڑے بھائی کو خط
لکھنے کا موقعہ مل گیا۔ والدین کو جب خط ملا تو ان کی
خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ بیچارا والد فوراً بریلی پہنچا۔
اور دہلی کے معزز مسلمانوں اور پولیس النیکٹر کو
سامنہ لیکر پیغم غانہ آریہ سماج میں گیا جہاں اُس کے
دوں بچے موجود تھے۔ پولیس نے بچوں کو دہلی
سے نکالکر فرقہ زدہ باپ کے حوالے کر دیا۔
پر ایک وہ شخص جو صاحب اولاد ہے جان سکتا

مشترقہات

لصحيح میرے مصنفوں سجدتے قرن الشیطان
محرر ۲۱۔ مئی ۱۸۷۲ء بعد اعلان خشمین اخبار
کی چوک سے لکھی گئی ہے۔ صفحہ ۱۳ کالم ۱۰ ملاحظہ ہے
فیروز نام (عکس *our world*)
اصل الفاظ میرے معدودہ ہیں ہیں۔ لیکن اخبار
والوں *our old world* رنی دنیا، لفظ ادله (old)
کریا ہے۔ اور ساخت پر نی دنیا کا بھی ہے۔

بڑا کرم آج اس اصلاح کا اعلان فرمائیں
مکوں جو خلاں کر لفظ "ادله" نہیں ہے۔ اور "نی
دنیا" بھی نہیں ہے۔

۲۳۔ جون قش عرب میں نئے مصنفوں کے ہمراہ
درست تدبیرت کیا تھا وہ بھی شائع نہیں ہوا۔ اور
لکھا یا ہے کہ "اقش عرب" تھیک اور درست ہمراہ دیا
جاتا ہے ناظرین اُسے ملاحظہ فرمائیں (الحمد لله
۲۱۔ مئی ۱۸۷۲ء ص ۱۳ کالم ۲)

یہ بھی ایک قابل اعتراض فردگذاشت ہوئی
ہے۔ اگر مناسب خالہ زاد بھائی مولوی محمد حسین صاحب
(عبد الرحمن خلیل قریشی عہد عنہ)

ما فرج حجاز کی الہی

جذاب مولانا صاحب مدظلہ بتاریخ
۸۔ اگست چڑھے سے ہندوستان کو
روانہ ہو گئے۔ اشاد اللہ تعالیٰ
آئندہ اشاعت اخبار (۲۰۔ اگست)

لئک تشریف نے آئیں گے۔

(فیجر)

پلور ٹھکان میرے خالہ زاد بھائی مولوی محمد حسین صاحب
نبیر و حضرت مولانا مولوی علام رسول صاحب رحوم مسکن قلم

میہاں سنگھ ۱۸۷۰ء سال ناگہان لاہور میں ۳۳ جولائی کو قوت
جو شکست۔ اناللہ۔ (محمد مبید اللہ قریشی جعفر بن علی شمسکری)
ناظرین حجازہ عالیہ پر ہیں اور دعا مغفرت کریں۔
اللهم اغفر له۔

لوز اسلام کی حصیا باریان | مورخ ۶۔ اگست ۱۸۷۲ء

کو سید (مولانا ابوالوفاء شاد اللہ صاحب) میں ایک فوجان
عیاشی پرست مولوی عزیز الرحمن صاحب ابن مولانا محمد علی بخاری
صاحب مسلم ہوا۔ اسلامی نام عبد الرحمن رکھا گیا۔ خداونہ
کریم استقلامت بخشے۔ آمین۔

دارالعلوم علمیہ پیالہ | میں طب اور ڈاکٹری اصولات

کی تعلیم دیجاتی ہے۔ داخلہ کی تاریخ ۶ ستمبر ۱۸۷۲ء تک ہے
صرور تمنہ اصحاب بہت جلد اس دارالعلوم میں داخلہ کا بندوبست
کریں۔ کیونکہ ۶ ستمبر کے بعد کسی کو داخلہ نہ کیا جائیگا اس دارالعلوم

۱۵۔ کاتب اخبار اندری دان نہیں ہے اسلئے بھروسہ
مکلفت سے انگریزی الفاظ کا استعمال نہیں جا پڑے۔ امیر
۱۵۔ مجحفہ کوئی نہیں لایتا اسلئے شائع نہیں کر سکا۔ میر
۱۵۔ مولوی عبد الرحمن صاحب خلیل کا جو مصنفوں متعلق
قرن الشیطان ۲۱۔ مئی کے اخبار الہدیت میں شائع
ہوا تھا۔ اخبار الفقیہ ۲۸ جون میں اس کا جواب
اُس زبان میں چھپا تھا جو الفقیہ سے مخصوص ہے۔ اب
اس کا جواب الجواب مولوی عبد الرحمن صاحب خلیل
نکام آبادی نے بھیجا ہے جو ترکی بترکی ہے۔

مصنفوں نکار اپنی مخصوص روشنی نہیں جو دلکش
تو ہم اپنی روشنی کیوں چھوڑیں۔ اسلئے وہ جواب الجواب
دہنج نہیں کیا گی۔ دیگر مصنفوں نکار اصحاب عبرت عاصل
کریں۔ وہ اُنکے بعد کسی کو داخلہ نہ کیا جائیگا اس دارالعلوم
(متیر سیالکوئی)، (متیر سیالکوئی)،

کے پاس پکنس سکر تری سے طلب کریں۔
ڈاکٹر سید فضل الدین صاحب کچلو

مجلس صلاح المسلمين

میرے پاس دفتر تنظیم امرستہر سے جذاب اکثر
سیع الدین صاحب کچلو کی بہت سے بیکھی خاں
میرے نام میری ناقص را شے دریافت کرنے کیلئے اور
ایک اُسی مخصوص کی جھی اخبار الہدیت میں شائع کرنے
کیلئے بہتی ہے۔

۲۴۔ ڈاکٹر صاحب کے دل میں خدا سے تھا تے تو جو
در و اسلامی پیدا کیا ہے اُس سے خاباب سب واقع ہیں۔
انہوں نے جس نیک کام کیلئے مسلمانوں کو دعوت دی
جسے اسکے خود ری ہوتے ہیں اسی کو کیا تردد ہو سکتا ہے
اندوں ہندوستان کے مسلمانوں پر غیر اسلامی افراد
بدن قوی ہو رہا ہے اور مسلمان ہیں کہ ابھی ان کے کان بر جو
بھی نہیں بینگی۔ افلام۔ جہالت اور پہپاٹی کی گھنٹہ
کھاتا ہیں ان کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہیں اور باہمی
خلاف و شفاق کا بھوت ان پر اس طرح سوار ہے کاظمیت
بعضیماں خود بعین میں انعام دست ایک دوسرا کے کاٹ
رہے ہیں اور نہیں سوچتے کہ اسکا جام کیا ہو گا۔ اور دوباروں
جنگ کرنے والے تیرگر کی مثل کس پر صادق آئیگی۔

۲۵۔ مسلمانوں کی حکومت ہند کے ہاں جو جنپت ہے وہ
بھی خاطر خواہ نہیں ہے۔ اور اپنے برادران وطن سے جو خلق ان
بگڑ رہے ہیں ان کا سلیمانی بھی آسان کام نہیں ہے۔ اس کو
علاوه تاہدار دکن (صلانہ اللہ من حوادث الرزن) کے
ساتھ گورنمنٹ ہند کی خطہ کرتا ہے جو بھرا ہماروں میں
شائع ہو رہی ہے وہ بھی مسلمانوں کیلئے کم المدعاں ہیں۔
اس سلیمانہ مسلمانوں کا ذرعن ہے کہ نہ الکت وقت کو دیکھنے
ڈاکٹر صاحب کو بیک کہیں اور جلد سے جلد کسی اچھے تیج پر
اپنی مایاں۔ پھر عالی ڈاکٹر صاحب کی جھی اسکے اپنے الفاظ
میں حسب ذیل ہے۔ ڈاکٹر صاحب جو مجلس قائم کرنا چاہئے ہیں
میں نے اسکی حرمت پر نظر کر کے اسکا نام مجلس صلاح المسلمين
رکھ دیا ہے۔ وَاللَّهُ الْمَهَدِيُّ۔
(ڈاکٹر صاحب کی جھی اسکے صورت میں اسی طور پر)

استخاب الاخبار

مولانا ظفر علی خان کا بر قی سیف الممال مخدوم
شیخ ابوالایم عبدالمالک الفعلی -

براه کرم میری جانب سے مفصل ذیل بر قی سیف الممال
علیہ السلطان کی بارگاہ میں سمجھا گئی منون بچھتے -

مخدوم مسند ماشر کو جو مقابر سے الگ ہیں اور تاریخی

حیثیت رکھتے ہیں اگر از سر تو تعمیر کر دیا گیا - تو پہنچان

کے عوام کے جذبات کی نیکیں ہو جائیں گی - اور غالباً لکھتے ہیں یہ

کے تربے بھی بیکار ہو جائیں گے - اتحاد اسلامی کا واسطہ

دیکھیں حضور سے بنت التجاہر تاہوں کہ اپنے اس

زبر دست اثر سے کام یکر جو حضور کو مخدوم کی رائے عامہ

پر حاصل ہے اس باب میں مٹکری مصلحت شناسانہ

سفارش کو قبول فرمایا جائے - علی بنا القیاس حنا بد

کے احسانات کو کوئی گزندہ بچاٹ بغیر اہلست والجہات

کے باقی یقیناً طبقوں کے ناز پر حصے کا حق دناقرین ممالک ہو گا -

سلطان ابن سعود کا جواب کم منحاب سلطان ابن سعود

بسام مولانا ظفر علی خان -

جن ماشر کی حیثیت تاریخی ہے وہ (مقابر) سے الگ

کرنے گئے ہیں مطمئن ہے۔ تمام ان امور کے الہام میں

جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہیں، ہم اپنے امکان

بھی کو شرش کر سے ہیں۔ رہا ناز کا مستلد سوہمار سے

نزدیک راہست والجہات کی) چاروں جماٹوں میں

کوئی ضرر نہیں۔ اور جو امام اسوقت حرم میں ناز پر عالی

ہیں وہ اپنی چاروں فرقوں کے پیر وہیں (لیعنی حنفی شافعی

صنیلی والکی سمجھی ہیں)

عبد العزیز

ملک الحجاز و سلطان مخدوم محقق اتما -

کم معلمہ ۲۔ آگست

اعلیٰ حضرت حضور نظام حضور اثدین ڈیلی میل بزریاست

حیدر آباد کے متعلق جو پہلا مینام شائع کیا ہے اس میں بھی

ذکور ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند کے راسل میں

حکومت پسند نے تھی طور پر جو تجارتیں بیش کی ہیں انہیں

حسب ذیل تعداد میں شامل ہیں -

۱۱) حضور نظام حضور اور ہدایا قبول کرتا ہو گوئیں -

۱۲) کئی تعلق دار نظام کے نام پر اپنی رعایا کے متعلق باتفاقی سے کام لپتے رہے -

۱۳) حسب ذیل ٹہہوں پر بروائی افسروں کا تقریب جلد عمل میں

لایا جائے۔ صدر کو نسل وزیر ایالات وزیر الگزاری اور

ادارہ ارکٹر جنرل پلیس

۱۴) جو سے بالآخر داروں اور ایکیں بالیروں کے متعلق اتفاق

کو اپنی حالت پر تحریک نامناسب نہیں ہو گا۔ وفرو خلافت

و جمیعت العلماء کی تشریف آدمی سے پیٹے ایسا انتظام میانا جائے

کہ دلوں جماعتوں کے سرگردہ اصحاب غیر جانبدار لوگوں کی تجھٹا

ادراکین و فوکی عیت میں نام موجودہ حالات و اعمال اور ان کی

تائیج پر مدد کیں ممکن ہے کہ دلوں کے تعاویں ہمارے تفرقی راث

کو احادیث و کلامت سے بدل فرمائے۔

میرا خیال ہے کہ وہ فکری تشریف اور بھی کامیاب کر کے

کسی ایسی جگہ جہاں کی فضا اصلاح کے لئے موزوں ہو دنوں

جماعتوں کے چیدہ چیدہ اور سرگردہ بزرگوں کو ایک تحریک

میں سادہ طور پر ایک دو دن کیلئے جمع کر لیا جائے۔ اگر کم

اجمل خان عاصب اور داکٹر انصاری صاحب دہلی میں صورت

اچھا ہے اسکے لئے تو زیادہ مناسب ہو گا۔ دوسرا نیز پر

مناسب مقام اپنالہ ہے۔ یہ اجتماع صرف ایک محمد و محبس

مشورت ہے۔ کافر نہیں یا جلس عام نہ ہو۔

آپ براہ کرم اپنی رائے عالی سے بوالپی داک بطلع

فرمائیں۔ میری معروف صفات سے منصود مصرف یہ ہے کہ حرم

موجودہ رسوائیں اور وہنکی حالات سے بخیل سکیں۔

طریق کاراہ وسائل عمل خواہ کچھ بھی ہوں۔

آپ کا جعلی۔ سید بن الدین کچھلو۔

ضمیمه } اس خاک رائے اپنی ناقص رائے محترم العاظ

میں پر ایمیٹ خط } و داکٹر صاحب کو کھنڈی سمجھی کہ یہ تحریک

سوارک ہے۔ اس کیلئے کوئی مجلس دہلی یا اپنالہ یا کم از

کم اور نہیں ہر در صفتہ ہوئی جائے۔

اب اجبار میں اسکی ترمیم کر کے دہلی کو پسند کیا ہے

کیونکہ داکٹر صاحب کے الفاظ میں "فضلکی مونومنٹ" کی

شرط ہے جسکے ناقصے غالباً دہلی کے برابر کوئی دہلی بھی

نہ ہوگی۔ (عمرہ مرسیا الکوئی)

(باقیہ مضمون صفحہ ۱۵)

کمری زادطفہ۔ السلام علیکم۔ واقعات جہاز کے

متعلق پہنچان میں جو صورت حالات پیسا ہو رہی ہی

اس سے جہاز کی اصلاح تو نہیں۔ مگر پہنچان میں اس امت

سلسلہ اور تمام اچھی تحریکات کی تحریک میں اگرچہ کسر

باقی ہے تو وہ پوری ہو جائیگی۔ عاجزی اربیں مختلف

بیانات نے اپنے امداد کو پیٹ کر بھی زیادہ مشتعل گردیا ہے

وہ وہ جہاز بھی آشوازی ہے۔ میرا جیزیر خالی ہے کہ حالات

کو اپنی حالت پر تحریک نامناسب نہیں ہو گا۔ وفرو خلافت

و جمیعت العلماء کی تشریف آدمی سے پیٹے ایسا انتظام میانا جائے

کہ دلوں جماعتوں کے سرگردہ اصحاب غیر جانبدار لوگوں کی تجھٹا

ادراکین و فوکی عیت میں نام موجودہ حالات و اعمال اور ان کی

تائیج پر مدد کیں ممکن ہے کہ دلوں کے تعاویں ہمارے تفرقی راث

کو احادیث و کلامت سے بدل فرمائے۔

میرا خیال ہے کہ وہ فکری تشریف اور بھی کامیاب کر کے

کسی ایسی جگہ جہاں کی فضا اصلاح کے لئے موزوں ہو دنوں

جماعتوں کے چیدہ چیدہ اور سرگردہ بزرگوں کو ایک تحریک

میں سادہ طور پر ایک دو دن کیلئے جمع کر لیا جائے۔ اگر کم

اجمل خان عاصب اور داکٹر انصاری صاحب دہلی میں صورت

اچھا ہے اسکے لئے تو زیادہ مناسب ہو گا۔ دوسرا نیز پر

مناسب مقام اپنالہ ہے۔ یہ اجتماع صرف ایک محمد و محبس

مشورت ہے۔ کافر نہیں یا جلس عام نہ ہو۔

آپ براہ کرم اپنی رائے عالی سے بوالپی داک بطلع

فرمائیں۔ میری معروف صفات سے منصود مصرف یہ ہے کہ حرم

موجودہ رسوائیں اور وہنکی حالات سے بخیل سکیں۔

طریق کاراہ وسائل عمل خواہ کچھ بھی ہوں۔

آپ کا جعلی۔ سید بن الدین کچھلو۔

ضمیمه } اس خاک رائے اپنی ناقص رائے محترم العاظ

میں پر ایمیٹ خط } و داکٹر صاحب کو کھنڈی سمجھی کہ یہ تحریک

سوارک ہے۔ اس کیلئے کوئی مجلس دہلی یا اپنالہ یا کم از

کم اور نہیں ہر در صفتہ ہوئی جائے۔

اب اجبار میں اسکی ترمیم کر کے دہلی کو پسند کیا ہے

کیونکہ داکٹر صاحب کے الفاظ میں "فضلکی مونومنٹ" کی

شرط ہے جسکے ناقصے غالباً دہلی کے برابر کوئی دہلی بھی

نہ ہوگی۔ (عمرہ مرسیا الکوئی)

نار تھے دیسٹر ریلوے سے وں

نار تھے دیسٹر ریلوے سے صندھ چڑیل آئیں مکر دل اور متفرق سامان کی خزینہ کے لئے
سر بھر ٹھنڈر مطلوب ہیں۔

بلکہ اور ہماری دبیجہ، الی ٹکڑے سنتھل بریت اور چوڑے نکیتے۔ کوندے۔ بنا بیان۔
آئیں جنگلے کے ستھنے۔ پھر اپنے کام کرنے کے لئے براۓ وس۔ مختلف سائز کے
آئیں گل شہتیر اور بڑی نایاں۔ دل کی پھریاں مختلف لمبائی اور حجمیں کی۔ جوڑوں کے
حصے۔ کار آمد نرم آئیں ہی اچھے مراعع ٹکڑے اور پڑانے آئیں رہتے۔ کار آمد فٹ چڑے
کونے کے تھیلے۔ جو کہ ۳ فٹ ۲ اچھے ہے۔ ۲ فٹ ۲ اچھے چوڑے اور ۲ فٹ اور پچھے میں
چوکھے۔ پہنچے اور دھرے۔ فالتو نئے جھٹے۔ اور فال تو پوچھی جھٹے۔ پہنچے اور دوسرا سے
جھٹے۔ سفری آئیں ہائی سے ہومن۔ مختلف سائز اور اقسام کے پوچھی دستے۔ کار آمد آئیں لامبارے
جھٹے۔

(Davies Miners softy oil lamps) نئے ڈیوس ماٹر سیفی آئل پمپ
Davies Miners softy oil lamps

ٹاپ کی مشین جو کہ کار آمد نہیں۔ مختلف چوبی سلیپر۔ سختے الہاچھوٹے ٹکڑے۔ چوبی
شہتیر۔ چوبی دروازے اور چوکھیں مختلف سائز کی۔ اور بہت سی چھوٹی چھوٹی اشیاء جیں
کی تفصیل درج نہیں ہو سکتی۔ اور جو کہ مغلپورہ سٹور ڈیپو لاہور میں موجود ہیں۔

منڈر صاحب کنٹرول آف سٹورز نار تھے دیسٹر ریلوے سے مختلف چوبی سلیپر (لاہور) کے
دفتر میں ۶ ستمبر ۱۹۲۶ء نجے بعد دوپہر تک بہنچ جانے چاہیں۔ جیاں کہ دہ دوسرے
دن ۲ نجے بعد دوپہر منڈر دینے والوں کی موجودگی میں رجکہ حاضر ہوں گے
کھوئے جائیں گے۔

منڈر کے فارم پر فروختی چیزوں کی تعداد اور مفصل تفصیل دی ہوئی ہے جو کہ
پا رخ روپیے ادا کرنے اور صاحب کنٹرول آف سٹورز نار تھے دیسٹر ریلوے مغلپورہ (لاہور)

کے پاس درخواست کرنے پر مل سکتے ہیں۔

صاحب کنٹرول آف سٹورز کو پورا حق حاصل ہے کہ وہ کوئی یا تمام منڈر دین کو بغیر
وجہ بتانے کے مسترد کر دے

دستخط

مغلپورہ

موڑھ ۲ جولائی ۱۹۲۶ء

سی۔ ایعن۔ لینگر

کنٹرول آف سٹورز۔

اسلامی دکان

اسلامی دکان اٹھا عرض ہے کہ حکریکر دہ اشارہ آپ کو اسلامی دکان سے بہایت
عده اور پاندار مل سکتی ہیں۔ آزمائش کریں۔ اہلی سلکی مشبدی ٹکلی ہم زمینہ کلاہ مغلی مذین استردار
فی عدد ہیز تو یہ بترنا فی عده سے، ازار بند سلکی زری دا صراحی دار رنگدار قسم اول فی درجن صد دسم سے
رومال سلکی بہنگ فی درجن سے، - دکاندار خطا کتابت کریں مال اگر پہنچا عذر ہو تو والپس کر دیں۔
سید عباس علیشاہ احسان ایشہ کمپنی سوداگران۔ لوڈھیانہ

سلامیت خالص

دل دلخ اور معدہ سے کو طاقت بخشی پہنچوں صلح پیدا کرنی ہے کھانی
زندہ ریز صفت دلخ کمزوری سینہ بضم بادی دبادی درد کراہ
دمہ کو از خد غیہ ہے بن کو فریہ اور بیدیوں کو مصنبو لگاتی ہے صحن
العراد کمزور انساں کو بڑی طاقت بخشی ہے توٹ یا اکھڑے ہے
اعضا اور چوٹ اور چوڑ دل کے درد کو بہت نافع ہے مادہ تو یہ کو
پیدا اور گاڑھا کرنی ہے توٹ اہ کو بڑھانی اسکا پیدا کرنی اور
سرعت دا خدا ہم دبیان کو دو درکرتی ہے جملے کے بعد اسکی ایک
توڑاں چھایلنے سے بھلی طاقت بھاں رہیا ہے سنگ شاہزاد پری
کو ریزہ ریزہ کر کے بہادی سے ہر عصر اور ہر موسم میں استعمال ہے سکتی
ہے قیمت فی چھانک یا لفڑ پاؤھم، یا دبھر لحم، لفڑ سیر یا
ایک سیر بخیت میں، مع مخصوصاً اک دعیہ۔ مالک غیر سے
محصول ملادہ۔

دوسرا سلامیت سی اونس دو دینے بارہ آتے۔

زبر و سٹ شہادت

جناب حکیم صاحب سلامیت اور عباڈ بیدین خطبہ دار دا فرمائ
مسنون فرمائی آپ کی سلامیت نام ہندوستان کے دعا غاؤں
سے خالص جو کیونکہ ہندوستانی دعا خانہ دہلی کی سلامیت اس دجھ
کی بہیں ہے یہ تھری اور در چوٹ میں اکیرا حکم رکھتی ہے اور
مادہ تو یہ کو گاڑھا کرنے میں لانا فی دعا بے (۱۹۲۷ء)

(محدا اشرف موضع مسند حوصلہ جو نیاں ملیع لامبور)

تازہ ترین شہادت

حالیجناب حکیم صاحب سلامیت ٹا اور برا براج دن تک کیا
میرت پیٹھی میں گوئے گوئے تھے اور ناف کی شکایت ہر روز رہتی تھی
اب ناف کی شکایت تو ہیں اور پیٹھ کے گوئے بھی آرام ہیں اپنی
سلامیت بہت فائدہ کریوالی ہے ایک چھانک اور روانہ
کر دیں مبنہ کو بہت فائدہ کیا ہے بہت دوائی پر اپنے خرچ
کیا تھا ارام نہیں پایا جنا ب کی دوائی سے بہت ارام ہوا۔
خداوند کیم آپ کو خوش آباد رکھے اور دعا گانہ ہمیشہ جاری رکھے:

(۱۹۲۷ء)

(شان خان موثقہ دا ٹیورپشن لیبریل فلم سبلپور)

حکیم حاذق علم الدین شدیاقۃ پنجاب پیٹھور سی
 محلہ قلعہ امرتسر

کتب میں ری قیمت پر لیا کسی عایت کے علاوہ حصہ اکٹھا پہنچی

عہداد سے تدبیری کامل یعنی جمیع معرفت اور اسے اُستاد العرب والجمیع شیخوں کا داشتھ کل مولانا سید غفران حسین صاحب لوزان اللہ عزیز قده میں درست دیلوی حصہ دی پڑھ دیتے ہیں لوزان العین فی فتاویٰ سے شیخ حسین یعنی جمیع معرفت اور اسے اعلیٰ مدرسہ دہرا فاضل عہد مولانا نامولوی شیخ حسین عربی یعنی۔

حدوث۔ عربی زبان میں۔ سنتے، - طبی الفرا سخ الی علم البرانخ۔ علم برزخ کے متعلق
ہدایت عبد رحمن داعنطون کے قابل ہے۔ یعنی۔ الدین النا الفص عربی کامل عین
آیات بھرلت۔ اس میں شراب کے متعلق امام ابوحنیفہ کا مسلک و مذهب بتایا گیا ہے
تاسیں التوحید۔ عربی زبان میں یہ رسالہ رد الفلیم میں ہدایت ہدید ہے۔ عبارت
ہدایت ہدید ہے۔ اہل علم کے دیکھنے کے قابل ۵۔ مشکوہ مترجم امرتھ ری۔

بہایں ہی بھروسے ہے اب مم سے دیکھے کے قابل ہر۔ مسیحہ مسرم امرتاری۔

میسری و چو سکی جلد نی جلد ب رد پی ره،) البلاغ المیین یحصہ ادل
چار روپی رفع،) ازالۃ الرائے و تخفف القراءاتیہ الوقف علی الائے

الوقف اللازم في جواب اثبات الوقف اللازم - اس میں اس امر کو ثابت کیا ہے کہ قم آن، مرحنا رکھنا وقفہ۔ الازم سے دباؤ ہے وقفہ۔

بے دلیل ہیں وصف لارم بے دلیل بھی وصف
کرنا نہیں چاہئے۔ بلکہ اُس جگہ میں داخل کرنا چاہئے۔ قیمت جھاؤنے
یہ تینوں رسائلے ایکجا اکٹھے ملتے ہیں۔ اردد ترجمہ نقش پر کبیر جبلہ ادل
محلہ دو روپیے آٹھ آنے (۷۰) حقیقتۃ الفقه۔ قیمت ایک روپیہ
چار آنے (۴۰)، ملتوغ المرام عربی مع ترجمہ اردو۔ ترجمہ بین الطور
اور خلائی رنگ سے آراستہ۔ اور حواسی مفیدہ سے پیراست۔ دو جلدیں
میں ہر ایک جملہ محلہ ڈبل ہیں۔ قیمت تین روپیے آٹھ آنے (۷۰)
اوایع اللغاۃ۔ اس میں احادیث کے لغت کا خوب حل کاہے۔ اور

اُردو و بھارت میں پہلی ایک لفظ کے معنی اور مطلب اور محاورہ عرب دغیرہ متعلقات کو بنایت خوبی و حنوش اسلوبی سے بیان کیا ہے۔ عربی سیکھنے والوں کے لئے بہت مفید ہے۔ اس کے انحصار میں حصے

(پدرہ ادپے (مکاں)
(ٹلام کتابیں منگانے کا بیت)

لوب و نتیجه کار رعایتی اعلان^۱

مندرجہ ذیل پندرہ کتابوں کا رعایتی اعلان اخبارِ الحجۃ ۱۹۴۵ء
حوالی اشتہار میں ہو چکے ہیں۔ غالباً باطنرین الجھرست کے باس اشتہار میں ہو گا۔ اگر دو
اشتہار میں تو من الضرورت کا رد بھیکر من کیاں ہیں۔ ان پندرہ کتابوں میں سے جو کی
کتاب ہے پاچ تسبیح کے حزیاریت کا ایک نسخہ میں وہ بھروسہ اک معاف ہو گا۔
اعلان پندرہ کتابوں کے حزیاریت سے لفظ قیمت علاوہ محصول یجاویگی، اس سے
کم خریدار سے پوری قیمت اور محصول یا جائیگا۔ آشناز سے کم قیمت کی کتابوں کے حزیار
کو صرف قیمت کتاب کے مکمل اور محصول سینا جائیے ورنہ صرف فرمائیں کہ فرنے سے
چار آن زیادہ خرچ علاوہ محصول کے ہو گا۔ اس کا مزود خیال ہونا چاہئے۔ یہ رعایت
بیٹھ کیتے ہے۔ اب ایک اور رعایت کیجاویتی ہے کہ ماہ مئی ۱۹۴۶ء کے
اپنے تک مطابق ۲۵ ربیع الاول ۱۳۴۵ء تک ان پندرہ کتابوں کی قیمت لفظ
یجاویگی اور محصول اک معاف ہو گا۔ پوری قیمت پیشی بھیجنے والوں سے صرف
ایک تہائی قیمت لیجا سیکی محصول معاف۔ ہر فر ہر سپیکٹ پر ۲ روپیہ ری یا جائیگا
اس رعایت کے عاصل کرنے کی یہ شرط ہے کہ ایک روپیہ سکم کی فرماںش ہے۔
لفظ قیمت سے طلب کرنے والے کم سے کم ایک روپیہ کی فرماںش کریں جبکی اس قیمت
دور روپیہ ہو۔ اسی طرح تہائی قیمت والے بھی کم سے کم ایک روپیہ کی فرماںش کریں
جبکی اصل قیمت تین روپیے ہو۔ ایک روپیے سے کم کی فرماںش میں یہ رعایت نہ ہوگی
بلکہ پوری قیمت علاوہ محصول یجاویگی۔ اس امر پر اچھی طرح عذر کر کے فرماںش دواد
کریں۔

قانون مسجد - عربی - اردو و انگریزی ہے۔ قانون قربانی عربی اردو انگریزی ۲۰
نکات التراویح - اسیں رکعت التراویح کی تعداد صحیح کو نہایت ہو گئی سے ثابت کیا،
۵ ر استقامۃ - اسیں لفڑے کا عدہ مرد ۳، امراضہ الحنفیہ سینۃ الصافحہ
بید العین - صافحہ کرنے کے مفصل دلائل کا بیان ہے صافحہ شرعیہ مسنودہ کو مناقبین کے
انتراضات کے جوابات دیکھیں بہت خوبی سے ثابت کیا ہے ۲۰ - رفع الغواشی - اسیں
ذیہی نذریہ احمد صاحب مرحوم کے ترجیحہ قرآن کی شرعاً اور زبانی کے متعلق اصلاح
کیلئے ہے ۲۱ - مفید للهادف ۲۲ - نافع الاختاف ۲۳ - دران ددلوں رسالوں میں
آن سائل ممتاز فیما بین المقلدین و اپنی ورثت کا ثبوت مقلدین کی کتب معتبرہ سے
دیا گیا ہے۔ مناظرہ مرشد اباد - یہ ایک مرکز الائما مناظرہ باہمی علماء مقلدین ٹولیاد
اپنی ورثت ہوا ہے جسکی تفیر اب تک نہیں ہوئی ۲۴ - اصلاح التمدن - تدن عرب میں
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو قطیعیات واقع ہوئی ہیں ان میں بعض انحضرت
جواب ۲۵ - ترجیح لفظ فیصلہ مجہریت ہو رہہ متعلق لفظ و بابی ۱۰ - ترجیح لفظ فیصلہ مجہریت
کریمی بابت لفظ و بابی ۱۱ - لفظ حبیبی لاث صاحب متعلق لفظ و بابی ۱۲ - ترجیح لفظ
فیصلہ حبیبی ضلع آردہ بابت جامع مسجد و مراویں جسیں احمدیہ ورثت کو کامیابی بھی حاصل
محققانہ عادل ارشاد قادریہ فیصلہ ہے ۲۶ - مرآۃ المجموعہ علم قرأت کے سائل کو نہایت

لوائچا و خوبصورت سرمه

پس اجنب حنفی میرزا نیکت و لغزی اور استانی کی وجہ سے
بھی ایک سروت ہے جو اپ کے ہاندان آئیں مونزوں پر سکتے ہے
لیکن کچھ دشہری کا پستیں کہاں پڑا ہے اسپر دلاور اتفاق فکار
اس خوبصورت سکنی سے بہت ہیں کہ آپ دیکھ مش عش کریں
دعا تیز اور بخشنده بخادث ایسی موزوں کو حورت مرد پکوند سے
کسان استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت فی سودت ہے سروتی غر
با برکت تخفیف۔ غالباً چاندنی کی خوبصورت جڑاڈ انگو شما کے
بہت چھوٹے سی خوشناہی سخت پہلو سرق یا آسانی تینہ بپوری
سرمه قل اپالند شریف یا آئی کربہ کمال منعٹ ہو ایسی خوشناہی کھوکھا
لئی جو کہ ایک ایک حرث اور نقطہ مہاد پڑھا جاتا ہے۔ نہایت بھی
مسبرک اور نار بخشنده بھاگی وجود گی بہت بھی آفتوں اور شکلوں
سے محفوظ رکھتی ہے۔ بدیہ صرف درود پسے دعا،
علاءہ مخصوص دلک - (پتھ) شیخ محمد مجھی الدین شیخ بخشنده خوبصورت سروتہ فیکری
پالی پت

تسبیح میثیا

درود سرکی بخطا دوالی

بکیہ کھاتے ہی درود سرفائی
قیمت فی بکس ۲۲ ٹوڑاک ایک در پس ۱۸ ٹوڑاک چہرے
انکیہ ارجح مخصوص دغیرہ ۶۔

حکیم عاذق علیم الدین مندیافت چناب یونیورسی
حلہ قلد امرتے۔

متوہی و محلی دافع حرارت و تحریر

سرمه اور العین

مصدقہ و بھرہ مولانا ابوالوفاء شاہ اللہ عاصب و مولوی
محمد علی صاحب واعظ چناب۔ قیمت فی قولد عکار
حکیم محمد وادود شیخ دروافانہ لور العین
ریاست مالیر کوٹلہ

مفرّح عزیزی

موسم گرامیں گرم طبیعت والے احباب متوہی ادویات
کا استعمال ہیں کر سکتے۔ کیونکہ باہ کی ادویات زیادہ تر
گرم ہوتی ہیں۔ اگر استعمال کریں تو سوزش ہیں۔
شدت پیاس۔ دوران اسر۔ مذہ کی لکڑی وغیرہ کا یات
پیدا ہو جاتی ہیں۔ لیکن "مفرّح عزیزی" ان عیوب کے
پاک ہے۔ اسکا استعمال گری کی اذیتوں کو شادیتا ہے
مفرّح عزیزی مشفع دل و دماغ کو ازعد نافع ہے۔ اور
قوت باہ کا بہترین لمحہ ہے۔ گرم طبیعت والے احباب
استعمال کر کے فوائد سے مستفید ہوں۔ دنہنی کام کرنے
والے احباب اس سے بڑھ کر کی جیزہ پائیں گے۔
قیمت آدھ پاؤ صرف فی چھانک یک

روعن احمد قانی

یخوش بودار رون بیوں کو سیاہ دراڑ کرنے کی علاوہ اکثر
امراں مثلاً درد پر قسم درم چوت جیسے دکتے رنجم لقوہ فالج
و شیخیہ فتنہ سپورزہ نزلہ کھانی ڈس المفال جبو گاؤ ٹیو میں
اکیرتا بت ہوا ہے جبکی سندھ شہادت ناظرین کے ملاحظہ
سے گندمی رہتی ہیں۔ تجیخت فی سیر صر،
سازہ ترین شہادت۔ از جناب اپس۔ ایم معید بخش صاحب
رئیس الائتم ریاست دھو رجی دھوی۔
آپ سندھ و للن احمد قانی سے بھجو بہت ہی فائدہ ہوا جس کا ترول
سے شکار پول اللہ تعالیٰ کا رخاذ کو کامل ترقی عطا کرے۔ بہتر
ایک دوست رئیس ریاست کسرائے اسکے طالب ہیں ایک
سیر بندی و طیو پارسل پتہ ذیل سے بدادا کر دیں۔

دھکیم عزیز الرحمن ابن مولانا محمد علی خان
مالک شفاخانہ عزیزی خلاق۔
قلعہ اسٹریٹ امتر

اشتہار زیر آرڈر ۵ روں ۲۳ صابطہ دیوانی
بعد انت مولوی احمد براجم مصاحب ہی۔ اسے سید جہاد پرہاد
در پہ چہارم اونہ مطلع ہو شیا پہنچ
گورنر ڈل عدالت مذہبی ملقات کھتری سکنے مجبوں
سخا نہ قابل پور تفصیل گزیر شکر۔ بنا م
چاہن دلدار عوامی شاہزادات نقیہ سکت پوہاں سخا نہ
و تفصیل اونہ عالوارد بھری پور سخا نہ دام پو مطلع جانہ بھر
دعوی سے مطلع۔ ۱۴۵۵

مقدمہ مندرجہ عنوان میں دعا ملیے پر تفصیل نہیں ہوئی
دہ دیدہ دالست قیل سن سے گزیر تا ہے اور اسپر سوی
طریق سے قیل سن کا ہونا دشوار ہے۔ لہذا پڑا یعنی اشتہار
ہذا مشتبہ کیجا ہے کہ اگر دعا ملیے تاریخ ۱۳ پہ گو
اصالت یا دلالت حاضر عدالت پتا ہو کر پیروی و خوابید ہی
مقدمہ نہ کریں گا تو اسکے برخلاف کارروائی ضابطہ کیجا گی۔
آج بتاریخ ۲۲ جولائی سندھ پتہت دستخط ہمارے اور
مہر عدالت کے جاری کیا گی
دستخط حاکم

اشتہار زیر آرڈر ۵ روں ۲۳ صابطہ دیوانی
بعد انت شیخ محمد حسین ماحب سبندھ درجہ چدم راوی پنڈی۔
لال چند دل دیویتا مل کھتری ساکن راوی پنڈی بنا م
فضل خان ولد کن دین قوم گھبہار ساکن کا بھی داخلی کلہ
یا نہ تفصیل کھدی۔

دعوی سے ۱۴۵۵

برخاہ مدد ملیے مقدمہ پتا حاضری عدالت سے عذر
گزیر ہے اور تفصیل سن اپنے اور نہیں ہونے دیتا ہے
اب تاریخ ۱۷ پہ گیشی ۱۷ پہ مختار ہے۔ لہذا پڑا یعنی
اشتہار ہذا مشتبہ کیجا ہے کہ اگر دعا ملیے نہ کوہ بالا
تاریخ کو براثت جو اپہی مقدمہ اصالت یا دلالت صاف
عدالت پتا نہ ہو گا تو اسکے برخلاف کارروائی ضابطہ کیجا گی۔
آج بتاریخ ۱۳ جولائی سندھ پتہت دستخط ہمارے
و دستخط ہمارے جاری کیا گی۔

دستخط حاکم